نمبر ۴۲ || قادیان دار الامان مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۷ء مطابق ۱۷ شوال ۱۳۲۵ھ || جلد ۱۱

لنگر خانہ کی ضروریات پر توجہ کرو

لنگر خانہ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ شاخوں میں سے ایک شاخ ہے اور خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کا اہتمام فرماتے ہیں لنگر خانہ کی ضروریات دن بدن بڑھ رہی ہیں اور اس کے اخراجات ایک سو روپیہ یومیہ سے بھی متجاوز ہو چلے ہیں بعض اوقات لنگر خانہ کی ضروریات حضرت اقدس کی توجہ اور اوقات میں سخت خلل کا موجب ہوتی ہیں ان دنوں جبکہ گرانی عالمگیر ہو رہی ہے اخراجات لنگر کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے حضرت حجۃ اللہ الیسی تحریکوں کے عادی نہیں اس لئے یکمشت بہ قوم لنگر خانہ کی امداد کے لئے بہت جلد بھیجکر ثواب حاصل کرنا چاہیئے لنگر خانہ کی ضروریات میں سے مہمان خانہ کی توسیع بھی ہے اور نئے اور پرانے مہمان خانہ میں مہمانوں کے لئے جگہ کی سخت تنگی ہے۔ نئے مہمان خانہ میں سے باورچی خانہ اس کے متصل کی سفید زمین میں منتقل کرنے کیلئے جدید کچے مکانات بنوائے جا رہے ہیں مگر قلت فنڈ کی وجہ سے فی الحال اسکو روکنا پڑا ہے اور اگر بہت جلد یہ مکانات مکمل نہ ہو جاویں۔ تو آنیوالے جلسہ سالانہ پر مہمانوں کے اترنے کیلئے تکلیف پیدا ہوگی اس لحاظ سے بہت جلد ان مکانات کی تکمیل کے لئے روپیہ بھی روپیہ بھی بھیجنا چاہیئے ایک حق پرست اور حق جو قوم کیلئے ضرورت نہیں ہوتی کہ اسے زمانہ کے عرفی الفاظ میں توجہ دلائی جاوے۔ حضرت اقدس کے اوقات گرامی میں ایسے امور کو حارج نہیں ہونے دینا چاہیئے اس لئے بہت جلد ایسے امور پر توجہ کرنی چاہیئے اس لئے بہت جلد ایسے امور پر توجہ ہونی چاہیئے یاد رہے کہ لنگر خانہ کے متعلق ہر قسم کا روپیہ براہ راست حضرت اقدس کے

گرجے - خانقاہیں اور کل معابد زناکاری کے گھر یا بازاری عورتوں کے اڈے بن رہے تھے اور پیشوایان یہود و نصاریٰ کے دل ایسے سیاہ ہو گئے تھے کہ وہ جہالت کو نجات کی کنجی سمجھنے لگے تھے - اخلاق کی ایسی زبون ترین حالت اور روحانیت کے اس انتہائی تنزل کے زمانہ میں اگر کیسے ہی زبردست دل و دماغ والے انسان سے کہا جاتا اور اس کا کلیجہ شق ہو جاتا - مگر حضور نے نہ صرف ان اردگرد کی قوموں کی اصلاح کا بیڑا اُٹھایا بلکہ یہ دعوےٰ کیا کہ مَیں تو عالم کی رحمت بنا کے لئے بھیجا گیا ہوں حضور کی تنہائی بےکسی اور بے یار و مددگار ہونے نے دشمنوں کو آپ پر ہنسوایا اور جس طرح قدیم سے چلا آتا تھا کہ خدا کے برگزیدہ - خالص اور صادق پر جاہل قوم پھبتیاں کہتی اور اُن کا مذاق اڑاتی ہے اسی طرح حضور کا بھی ٹھٹھہ اڑایا گیا اور ہر طرح حضور کو چڑایا اور اذیت دی گئی مگر مرحبا ہے اس غیر معمولی اور لاجواب استقلال کو کہ حضور کا قدم اپنی جگہ سے مطلق نہیں ڈگمگایا اور روز بروز حضور کے استقلال میں ایک زور - تمکنت اور جوش پیدا ہوتا گیا اور اخیر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کل ٹھٹھے - ہنسیاں اور پھبتیاں مغلوب ہو گئیں اور سب نے حضور کی اطاعت میں اپنی گردنیں خم کرلیں حضور کو خاتم النبیین کا لقب اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کیا گیا جس کے یہ معنے تھے کہ نبوت کا خاتمہ ہو گیا اور اب علوم معرفت کی ایسی تکمیل ہو گئی ہے کہ آئندہ کسی نبی کے بھیجنے کی ضرورت نہیں رہی - لہذا یہ بات قدرتی طور پر لازم آئی کہ حضور میں وہ کل اوصاف ہوں جو اور انبیاء سابقین کی ذات میں ودیعت ہوئے تھے اور اس کے علاوہ معرفت کی بھی پوری تکمیل آپ کی ذات اقدس و اطہر میں کر دی جائے اور وہ غیر معمولی کامیابی بھی آپ کو نصیب ہو جو کسی نبی کو اپنی زندگی میں نصیب نہ ہوئی تھی عام فہم کے مطابق ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے بتدریج اپنی معرفت اور رحمت کا دروازہ خلقت پر کھولا اور ہوتے ہوتے یہاں تک نوبت پہنچی کہ دور آخر میں پورا دروازہ کھول دیا گیا اور صاف طور سے آسمانی آواز نے دین خدا کی تکمیل اور نعمت اللہ کے پورے ہونے کی بشارت دیدی جس کے ظاہری معنے یہ ہیں کہ جس طرح اس دُنیا کے کل کام بتدریج کمال اور عروج کو پہنچتے ہیں اسی طرح روحانی سبق بھی اس کی الف - بے - تے سے شروع ہوا اور پھر حضور انور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر اُس کی تکمیل ہو گئی اور سبق پورا ہو گیا -

انبیاء کے بعث کی غایت اگرچہ ایک ہی بتائی گئی ہے لیکن تلقین میں فرق ہے اور وہ ایسا باریک ہے کہ باطنی مبصر کی آنکھ اُسے اچھی طرح دیکھ سکتی ہے جو کچھ سرکشی - تمرد - نافرمانی انبیا کی کی گئی ہے اس کے پڑھنے سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں مگر سب سے زیادہ وحشی پن - ناانسانیت اور سنگدلی جو حضور انور سے برتی گئی اُسکے پڑھنے سے تو دل دہل جاتا ہے اور کلیجہ ہلنے لگتا ہے - تقاضائے قدرت یہی تھا کہ جس طرح خداوند تعالیٰ نے حضور کو خاتم النبیین بنایا اور حضور کی اقدس و اطہر و مبارک ذات پر اپنے دین اور نعمت معرفت کی تکمیل کر دی اسی طرح تمام قسم کی مخالفتوں - سختیوں - جفا کاریوں - مظالم اور بے دردیوں کی بھی تکمیل ہوتی اور ایسی تکمیل کہ جور و ظلم کی حد ختم ہو جاتی تا کہ کسی قسم کی چھوٹی بڑی مخالفت باقی نہ رہ جاتی - کیونکہ دوسرے نبی کے آنے کی ضرورت رکھی گئی اور نہ حکم دیا گیا پھر مخالفت کا حصّہ کس کی ذات کیلئے محفوظ کیا جاتا - ساتھ ہی اسکے کامیابی بھی پوری عطا کی گئی اور ایسی کامیابی جو کسی نبی کو اپنی زندگی میں میسّر نہ ہوئی - ہم دل سے اس معصوم نبی اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ حضور بے شک کُل انبیاء کے سرتاج ہیں اور سب سے زیادہ بارگاہ خداوندی میں تقرب کے لحاظ سے حضور ممتاز کئے گئے ہیں ہم پیغمبروں میں کسی قسم کی تفریق نہیں کرتے کیونکہ وہ ایک ہی مقصد اعظم کی تکمیل کے لئے دُنیا میں مبعوث ہوئے تھے مگر یہ ضرور کہتے ہیں کہ وہ مقصد اعظم اے فخر کائنات تیری پاک ذات سے حاصل ہوا ۔ (کرزن گزٹ)

تبصرہ جلد منگالو

تبصرہ کو بصورت اشتہار جیسا کہ حضرت اقدس کی منشاء ہے عام نظر گاہوں وغیرہ پر لگوانے اور عام مشتہر کرنے کیلئے چھاپا ہے - ذیل کے نرخ سے مل سکتا ہے - قیمت ۱۰۰ اشتہار ۴؍ قیمت ۵۰۰ اشتہار للعہ قیمت ۱۰۰۰ اشتہار ؎ ۱۰۰ سے کم قیمت فی پرچہ ۔ کے حساب سے چارج ہوگی محصولڈاک بذمہ خریدار - درخواست بنام مینجر الحکم قادیان -

۲۶ و ۲۷ و ۲۸ نومبر کے متعلق اطلاع

الحکم کے ساتھ رعایتی کتابوں کا جو اعلان شایع کیا جا رہا ہے اسکے متعلق بعض احباب کو مغالطہ ہوا ہے اور انہوں نے دریافت کیا ہے کہ آیا قادیان اس تاریخ کو منی آرڈر پہنچ جانا چاہیے یا اپنے مقام سے روانہ کیا جاوے اسلئے عام غلط فہمی کو رفع کرنیکے لئے اطلاع دیجاتی ہے کہ مندرجہ بالا تاریخوں کو اپنے اپنے مقام سے منی آرڈر روانہ کر دینا چاہیئے قادیان خواہ وہ کسی تاریخ کو پہنچے - مینجر

ضروری یاد دہانی

سالانہ جلسہ قریب آرہا ہے اس لئے تمام احمدی انجمنوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے ہاں سے آنیوالے احباب کی تعداد سے فوراً اطلاع دیدیں تا کہ ضروری انتظام کے لئے غور کرنیکا موقع ان لوگوں کو ملسکے جو اس تقریب پر خدمت احباب پر مامور ہوتے ہیں - عین وقت پر مہمانوں کے اُتارنے اور اُنکے لئے جگہ کی تجویز میں دقتیں پیدا ہو جاتی ہیں - اس لئے جہاں جہاں احمدی انجمنیں قائم ہیں وہ اپنی ضلع کی انجمن کے سکرٹری صاحب کو اُسقدر تعداد سے اطلاع دیں جسقدر احباب قادیان آنیوالے ہوں - انجمن کے ضلع کے سکرٹری صاحبان راقم الحروف کو اطلاع دینگے - اور اسطرح جیر انتظامی امور میں سہولت ہوگی - ایسی تمام اطلاعیں ۵ اڈسمبر سنہ ۱۹۰۷ء تک مجھے پہنچ جانی ضروری ہیں -

ایسا ہی تمام احمدی بھائی یاد رکھیں کہ جو احباب قادیان آئیں وہ اپنا بستر اور لحاف ساتھ لائیں لحافوں اور بستروں کا کوئی انتظام نہیں ہو سکتا - اس میں ہرگز فروگذاشت نہ کی جاوے -

پہلے بھی لکھا گیا ہے اور اب پھر یاد دلایا جاتا ہے کہ مہمان خانہ میں غریب اور نادار مہاجرین اور بعض مسکین اور یتیم طلباء اور بعض دوسرے نادار طلباء کے لئے لحافوں اور گرم کپڑوں کی حاجت ہے جو احباب اس کار خیر میں حصّہ لیں وہ عند اللہ ماجور ہوں گے -

یعقوب علی سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان

احمدی بہنوں کے لئے کچھ

ایک عرصہ سے ہمارے دل میں یہ خواہش جوش زن تھی کہ کچھ نہ کچھ کبھی نہ کبھی اپنی احمدی بہنوں کیخاطر بھی لکھا جایا کرے اور اس تحریک کی زیادہ تر محرک تو خواہرہ مکرمہ محترمہ اہلیہ صاحبہ ملک کرم الٰہی صاحب ہیں جن کے مضمون الحکم و وکیل میں دیکھے گئے تھے مگر کم فرصتی ایک ایسا مرض ہے کہ وہ انسان کو بہت سے کام کاج سے روک دیا کرتا ہے۔ ہم آج کے روز ایک مضمون تحریر کرتے ہیں جو اگرچہ ایک خط کی صورت میں ہے۔ مگر نتیجہ خیز ضرور ہے۔ اور ہماری خواہش ہے کہ گاہ بگاہ اس طور سے یا کسی اور طور سے جو پھر خیال میں آوے گا اپنی احمدی بہنوں کے لئے (انشاء اللہ تعالیٰ بشرط زندگی و توفیق) جو خطوط اور قصوں کے علاوہ معنے و نتیجہ خیز باتیں ہونگی اور اس کے ضمن میں بعض قرآنی آیات کے معانی و مطالب بھی موقع و محل کے لحاظ سے سنائے جائیں گے۔ مگر یہ ضروری امر ہے کہ ہم احمدی بہنوں سے یہ دریافت کریں جو اہل قلم ہیں کہ وہ اس طرز تحریر کو جو اسطرح پر شایع ہو پسند کرتی ہیں کہ نہیں۔ ہماری اس عرض کا جواب دینا بذریعہ الحکم کے خواہرہ مکرمہ اہلیہ صاحبہ ملک کرم الٰہی صاحب آف بھیرہ اور محترمہ اہلیہ صاحبہ اکمل آف گولیکی اور معزز احمدی خاتون صاحبہ اور ایسے ہی دوسری اہل قلم اور تعلیمیافتہ بہنوں کو ضروری اور لازمی ہے۔ تاکہ آئندہ کو اگر ناپسند ہو تو ہم لکھنے سے باز رہیں۔ فی الحال اس تحریر کے ساتھ بطور نمونہ کے ہم ایک مضمون خط کے طور پر پیش کرتے ہیں جو کہ ذیل میں درج ہے

خاکسار محمد حسین از لاہور چھاونی۔

نند* کا خط بھاوج کے نام

جناب بھاوج صاحبہ مکرمہ معظمہ دام عصمتہا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ گذارش یہ ہے کہ میں آپ سے رخصت ہو کر مع الخیر اپنے سسرال میں پہونچی سب کو تندرست پایا اور اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکریہ ادا کیا کہ بارے اس نے ہر ایک آفت سے محفوظ رکھا۔ جب سے کوٹ لکھپت میں اور جگادری و کلانور کے درمیان ریل گاڑیاں لڑی ہیں تب سے گاڑی میں بیٹھتے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ یوں تو مولا کریم کی مرضی ہے ہم سب اسی کے بندے ہیں اور عاجز بندے ہیں گنہگار ہیں ایک گناہ کے مرتکب نہیں دو کے نہیں بلکہ انبار در انبار گناہوں سے لدے ہیں جس گناہ کی سزا میں مولا کریم دھر پکڑے بجا ہے کوئی اس کے لئے روک تھام نہیں اور نہ اسپر کوئی حرف آسکتا ہے تاہم تاہم اس کا یوں خیریت سے پہونچا دینا اور ہم کو استغفار کرنے اور گناہوں سے پاک ہونے اور متقی بننے کا موقع عنایت کرنا بھی اوسکی عنایت ازلی سے کم نہیں۔ چھوٹے بھائیوں اور بہنوں اور آپ کی جدائی سے بہت رنج ہے خصوصاً والدین کا چلتے وقت کا رونا یاد کر کے اب تک دل بھر آتا ہے بلکہ سچ پوچھو تو دل بیتاب ہو جاتا ہے یوں تو انسانی خلقت کی نسبت ہی اس کے خالق مالک کا ارشاد ہے کہ خلق الانسان ضعیفا مگر اس کا زیادہ پرتو صنف غریب عورت ذات کے ہی حصہ میں آیا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ اعلیٰ درجہ کی کمزور ہوتی ہیں سو جیسے اونکی فطرت کمزور ویسے ہر ایک قوی کمزور اسی لئے تو وہ ذرا سے غم والم کو بھی رائی کے پہاڑ کی مثال بہت بڑا سمجھ لیتی ہیں اسمیں شک نہیں کہ اکثر ایسی کمزوریاں لاعلمی یعنے علم سے بے بہرہ ہونے سے بھی پیدا ہوتی ہیں۔ مگر جس کے نصیب میں خدا تعالیٰ نے کچھ نہ کچھ علم کا حصہ مقرر کیا ہے انکی کیا بات ہے اسمیں شک نہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور اس کا خاص فضل ہے کہ میں کچھ تھوڑا بہت ٹوٹا پھوٹا لکھنا پڑھنا جانتی ہوں مگر جہاں تک اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھتی ہوں اپنے آپ کو بہت کمزور خیال کرتی ہوں یہی وجہ ہے کہ والدین کا رونا یاد کر کے اب تک میرا دل بھر آتا ہے مگر کیا کریں مجبور ہیں کچھ اپنے بس کی تو بات ہے نہیں مولا کریم کی یہی مرضی ہے اور اس نے یہی چاہا ہے کہ ایک کی گود میں پل بلا کر بڑے ہو کر اس کے گھر بار کو خیرباد کہدے اور دوسرے اجنبی کے گھر کو جا کر آباد کرے وہ اپنوں کو چھوڑ کر بیگانوں کو اپنا بنا دے اور انکی اپنی بنے اور اپنوں سے ایسی دور ہو جاوے جیسے کہ دودھ کی مکھی۔ دودھ کی مکھی کی مثال اگرچہ کسیقدر مکروہ معلوم ہوگی۔ لیکن اگر غور سے دیکھو تو یہ مثل ہر طرح سے ٹھیک آتی ہے وجہ یہ کہ جسطرح دودھ میں پڑی ہوئی مکھی کو جب نکال کر پھینک دیا جاوے تو پھر اوس کا دودھ سے کچھ ایسا تعلق نہیں رہتا جیسا کہ دودھ میں ہونے کی حالت میں تھا ایسا ہی بیاہی بیٹی کا ماں باپ کے گھر پر کچھ زور نہیں چل سکتا۔ ایک وقت تھا کہ میرے ہی ہاتھ میں سب کچھ تھا اور سب کام کاج میں ہی منتظم تھی مگر اب وہ وقت ہے کہ خداوندکریم نے وہ تمام کام آپکے سپرد کرا دیا اور ہم کو اوس سے بالکل بے دخل کرا دیا اب اول تو ہمارا میکے میں جانا ہی نہیں ہوتا اور اگر جاتے ہیں تو صرف مہمانوں کیطرح چندروز یا غایت کار مہینہ دو مہینے رہکر پھر آپ کو اور بھائی بہنوں والدین کو کلپتا اور گریہ زاری کرتا ہوا چھوڑ کر آنا ہی پڑتا ہے کیونکہ بیگانے پوتوں کے ساتھ تعلق پیدا ہونے کا نتیجہ ہی یہ ہوتا ہے کہ اپنوں کی محبت کو سرد کرنا پڑتا ہے۔

پیاری بھاوج! میری طبیعت اس قسم کی واقع ہوئی ہے کہ میں اکثر فرصت کے وقت بعض امور کیطرف توجہ کر کے اسوچا کرتی ہوں۔ اور مفید مفید مطالب و نتیجہ خیز باتوں کی ٹوہ میں رہا کرتی ہوں پھر ان مفید اور نتیجہ خیز باتوں کو اپنے تک محدود رکھنا اول درجہ کی کنجوسی خیال کر کے یہ خواہش ہوتی ہے کہ بہنوں کی خدمت میں بھی ان کو پہنچا دوں چنانچہ اکثر دفعہ ایسا کرتی ہوں کہ خطوں کے ذریعہ تحریر کر کے اپنی بہنوں اور سہیلیوں کیخدمت میں ایسی ایسی باتیں لکھتی رہتی ہوں مگر نگوڑ ماری طبیعتیں ایک جیسی تو ہوتی ہی نہیں ہماری اکثر بہنیں اور سہیلیاں دنیا پرستی کیطرف زیادہ مائل ہیں اسلئے اکثر دفعہ وہ مجھکو پاگل اور وہما خیال کرتی ہیں اور کئی تو یہی بھی ہیں کہ لکھ بھیجتی ہیں کہ بی بی! اگر تم ایسے ہی خیال میں مبتلا رہنا چاہتی تھیں تو تم نے شادی ناحق کو کی تم کو تو چاہیے تھا کہ کنواری مریم کیطرح رہبانیت اختیار کرنے کا عزم بالجزم کر لیتیں اور رات دن اسی وہم اور خیال میں مبتلا رہتیں۔ مگر مجھکو ان بہنوں کیحالت زار پر سخت رونا آتا ہے بلکہ اگر سچ پوچھو تو بعض دفعہ انکی حالت پر ملالت پہ آٹھ آٹھ آنسو بھی

*نند۔ پنجابی نناں یعنے خاوند کی ہمشیرہ منہ

گرہی پڑتے ہیں اگرچہ بہتیرا روکتی ہوں۔ وجہ یہ کہ ان بہنوں نے اسلام کی حقیقت کو سمجھا ہی نہیں بلکہ اگر میں یہ کہدوں کہ ان کے لایق شوہروں نے جنکو ہم اپنا معزز دینی بہائی یقین کرتے ہیں ان کو سمجھانے سے کسقدر پہلو تہی کی ہو یا یہ کہ انکی نصیحت پر ان بہولی بہالی صورتوں نے کان نہ دہرے ہوں تو بے جا نہ ہوگا۔ اس لئے مجھکو یہ وہم خیال کرلیتی ہیں اور ایسے لفظ اپنی زبان اور زبان قلم سے نکالتی ہیں کہ جن کا نکالنا عقلاً وشرعًا اون کے لئے جائز نہیں۔ اسمیں شک نہیں کہ اسلام ہاں پیارا اسلام وہ سچا دین الٰہی ہے کہ وہ کسی قوائے انسانی کی بے حرمتی کرانا نہیں چاہتا اور نہ چاہتا ہے کہ کسی قوای سے ایسا زیادہ کام لیا جاوے جو اسراف میں داخل ہو اس لئے تو اس نے رہبانیت کی جڑ کاٹ دی اور ایسا ہی کثیر التعدادی کے سبق پڑہانے سے کنارہ کشی کی۔ یہی وجہ ہے کہ اوس نے ہر ایک کام کے لئے حدود قائم کرے یعنے جہاں اسلام نے لا رھبانیت فی الاسلام کا حکم دیا وہاں صرف چار تک بیویاں کرنے کی بہی حد باندھ دی ہے جس سے اسراف کا بہی بندوبست ہوگیا اور قوائے انسانی کی بیحرمتی کا بہی قلع قمع ہوگیا۔ مگر دوسرے ادیان میں آڈ بنا کر کچہ نہ کچہ ایسی بات رکھدی ہے کہ نہ دہری جائے اور نہ اوٹہائی جائے ؎

بوجھ وہ سر پہ پڑا ہے کہ اوٹہائے نہ اوٹہے
بات بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائی نہ بنے

جب میں آپ سے رخصت ہوکر ریل گاڑی میں اسوار ہوکر روانہ ہوئی ہوں تو رنج وغم تو تہا ہی ماں باپ کی جدائی بہائیوں بہنوں اور آپ جیسی مخلصہ بہاوج کو چہوڑ کر آنا دلپر بہت کچھ غم والم کے پہاڑ توڑ رہا تہا کچھ راستہ تو میں اسی ہم وغم میں مبتلا رہی مگر کچھ دیر کے بعد میری طبیعت نے پلٹا کہایا اور میری طبیعت دوسریطرف رجوع ہوئی یعنے یہ خیال دل میں آنے لگا کہ دیکھو! خداوند کریم کی حکمت ومصلحت کو کہ ماں باپ کی گود میں پلے پوسوں کو کسطرح جدائی صرف ایک بندۂ خدا کے سبب نصیب ہوتی ہے اپنے بہائیوں بہنوں خویش اقربا ذرا دیر میں سب کے سب چہوڑ کر اونسی ایک دم کیخاطر ایسی بے مروتی کرتا کونسے اخلاق میں داخل ہے؟ کیا یہ کوئی نیکی ہے کیوں نہ ہم اس کو اعلےٰ درجہ بدی۔ بدعہدی بے وفائی بے مروتی۔ خود غرضی مان لیں؟ کیا ماں باپ کا یہ احسان تہوڑا ہے کہ اونہوں نے گودیوں میں کہلایا اور ہر طرح کے ناز ونعم میں پالا پوسا سوطرح کا دکہ اٹہایا تکلیف اٹہائی اگر بیمار ہوگئی تو اپنے پر روٹی کہانا پینا حرام کرلیا۔ ہمارے لئے سوطرح کی دوڑ دہوپ کی کبہی کچھ دوائی پلائی کبہی کچھ اور اس فکر میں اپنی جانونپر رنج وغم کے پہاڑ توڑے سوالگ دوائی دارو میں جو روپیہ پیسہ پانی کیطرح بہایا اس کا حساب کتاب نہیں باوجود ایسی اعلےٰ درجہ کی خدمت کے صرف ایک آدمی کے بچنے کیخاطر اون سے طوطا چشمی کرنا اخلاقی گناہ تو ضرور ہونا چاہئے۔ کیا جس نے بچپن سے ہماری خاطر تواضع کرنیکا ٹہیکہ لیا تہا اور ہم کو طرح طرح کا سکہ وآرام دیا اوس کے احسانوں کا بہی بدلا ہونا چاہئے تہا کہ ہم ایسے بے مروت ہوجاتے اور اون کے رونے دہونے کو خاطر میں نہ لاتے اور نہ ان کے کلپنے کا خیال کرتے اور نہ کڑہنے پر ترس کہاتے اور یوں اون کو روتا اور کڑہتا چہوڑ کر چلے آتے ایک بندہ خدا کی خاطر۔ کیا اس بندہ خدا کے سرخاب کا پر

لگا ہے جسکی خاطر ہم کو اون کے تمام احسان پس پشت ڈالنے پڑے؟

نہیں نہیں پیاری بہن! یہ دنیا کی بے ثباتی کا نظارہ ہے اور خدا کی وحدانیت ثابت کرنے اور انسان کو خبردار کرنے کے لئے ایک نہایت ہی عجیب وغریب اشارہ ہے اور اس سے ایک عارف کے لئے دریائے معرفت الٰہی کے راز کی ایک نہر ظاہر ہوتی اسمیں شک نہیں کہ ماں باپ کی محبت والفت اپنے بچوں اور بچیوں سے بہت زیادہ ہوتی ہے اور وہ ہرگز ہرگز نہیں چاہتے کہ اونکی آنکہوں سے اوٹ اون کا جایا یا جائی ہو مگر اصل پوچہو تو یہ دنیا ہی بے وفا ہے اس کے ساتہہ دل لگانا ہی گمراہی کی دلیل ہے اس نے کسی کے ساتہہ مروت نہیں کی۔ احسان نہیں کیا۔ رحم نہیں کیا۔ مہر نہیں کی شفقت نہیں کی۔ لطف نہیں کیا۔ بلکہ یہ ہمیشہ سے جانی مخالف ومعاند اور سیاہ دشمن کیطرح کبہی مال ہیری رہے کبہی عزت کی۔ کبہی اولاد کی کبہی جان کی۔ اور ان میں سے آخر کار ایک نہ ایک کو لیکر ہی چہوڑتی ہے اور کبہی بہی بہوکے گہڑیال کیطرح سیر نہیں ہوتی جبتک کہ سب کو کہینچکر اپنے پیٹ کی بہٹی میں نہ بہرلے۔ آہ صد آہ۔ یہ دنیا کیا ہے؟ ناپایدار۔ بے ثبات۔ بے وفا۔ غدار ہے۔ اور اس کے ساتہہ دوستی لگانیوالے کا انجام کبہی اچہا نہیں ہوا اور نہ ہوسکتا ہے۔

میں آپ سے ہزل سے نہیں بلکہ جد وصدق سے کہتی ہوں کہ اگر باریک بین اور فیلسوف بنکر دنیا کے کرشمونپر نظر کروگے تو ایکبار بحر حیرت کی غواص ہوجاوگی اور ایسی حیرت میں محو ہوجاوگی کہ کبہی دنیا کی محبت الفت اور عشق کا نام نہ لوگی۔ آج کل کے نئی روشنی کے دلدادہ ناولوں کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ جسکا پڑہنا ہمارے نزدیک زہر ہلاہل کے استعمال سے کم نہیں ہے اگر اونپر نظر کیجاوے تو دنیا کی بے ثباتی کے ہزاروں لاکہوں ایسے نقشے کہچے ہوئے ہیں کہ دل کانپ اٹہتا ہے اور بدن کے رونگٹے کہڑے ہوجاتے ہیں کہ یہ کیسے کیسے اچہوں اچہوں کو خراب خستہ ذلیل ورسوا اور دربدر خاک بسر کرتی رہی ہے مگر وہ بزرگ ہاں وہ مبارک اور قابل تعظیم اور قابل تقلید صورتیں اونپر واری جاؤں۔ اونپر قربان جاؤں۔ اونپر صدقے جاؤں جنہوں نے اس کو سو طلاقیں دیدی ہیں وہ اس کے ہتکہنڈوں سے بال بال بچ گئے جنہوں نے اسکی چال ڈہال کو نظر تعمق دگہری) سے دیکہہ لیا اور اس کے ساتہہ دل لگانا ہی موجب خسران خیال کرکے محبوب حقیقی کے والا وشیدا ہوگئے۔ والا وشیدا کیا ہوگئے بلکہ اصل پوچہو تو وہ حضرات تر گئے یعنے کامیابی کا سہرا اون کے ماتہے پہ باندہا گیا۔

ہم نے تو یہ سمجہا ہے کہ اللہ تعالےٰ رب العلمین نے والدین کو اپنے پالی پوسی لڑکی دوسروں کے بیٹوں کے حوالے کرنیکا حکم دینے سے یہ فلسفہ سمجہایا ہے کہ جسطرح لڑکی محض ایک وجود کیخاطر اپنے خویش واقارب بہائی بہن کی محبت کو بالائے طاق رکہکر اسکی ہاں میں ہاں ملانا اور اس کا ادب وحرمت کرنا باعث فخر ونجات یقین کرتی ہے اسی طرح اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا چاہئے کہ جسقدر قوٰی ہم کو عطا کئے گئے ہیں اونکو بمنزلہ خویش واقارب اور بہائی بہن کے خیال کرنا ایک حد تک ٹہیک ہے جب اللہ تعالےٰ سے دل لگایا جاوے تو صرف وہ کام اختیار کیا جاوے جو اوسکی مرضی کے مطابق ہو ہمارا ہر ایک اعضا ر نفسانی خواہش سے

ایسا ہی دور و مہجور ہو جیسا کہ لڑکی ماں باپ اور خویش و اقارب سے دور ہو جاتی ہے وہ اپنوں کی محبت کو سرد کر دیتی ہے اور بیگانوں کی محبت کو اپنے سینے سے ہر لگا لیتی ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ لڑکی کے سسرال والے جیسے بیگانے ہوتے ہیں ویسے اللہ تعالیٰ کی پاک ذات ہمارے لئے بیگانہ ذات نہیں ہے بلکہ وہ وہی ہے جو ہمارا خالق ہے مالک ہے رازق ہے کفیل ہے معطی ہے فیض بخش ہے فیض رساں ہے ہماری حقیقت اور کنہ کو جانتا ہے اور ہمارے دلی خیالات کا علم رکھتا ہے۔ مگر تاہم ہماری روحانی اور جسمانی بناوٹ سے ورا الورا تو ضرور ہے وہ لیس کمثلہ شیئ ہے اور اس کے لئے لاتضربوا للہ الامثال ہے پس وہ ہماری ہیئت کذائی سے تو ضرور اجنبی ہے یعنے ہمارے جیسا تو ہرگز ہرگز نہیں ہے ہم ہر ایک بات کے محتاج وہ ہر ایک بات و احتیاج سے مبرا و منزہ۔ پس اس لحاظ سے بلا تشبیہ ہم اوسکی نسبت اجنبی کا لفظ استعمال کر سکتے ہیں جس کے یہ معنے نہیں ہونگے کہ وہ ہماری حقیقت یا کنہ سے بے خبر ہے بلکہ یہ کہ وہ ہماری ذات پات اور ہماری طرح پابندیوں اور عجز و انکسار سے بری اور محض بری ہے۔ تو ہاں لڑکی کو دوسروں کے سپرد کرنے سے یہ سمجھایا گیا ہے کہ جسطرح ایک لڑکی کے لئے خاوند کی محبت ماں باپ خویش اقارب کی محبت سے زیادہ رکھنی ضروری اور لازمی ہے اور اسکی مرضی کی تابعدار ہونا ضروری اور لابدی ہے اسیطرح اللہ تعالیٰ کا پورا تابعدار بننا اسکی مرضی کو ہر ایک امر میں مقدم رکھنا ہی زیبا اور فرض منصبی ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ جب لڑکی بیاہی جاتی ہے تو ماں باپ سے بھائیوں بہنوں سے جدائی کے سبب سے اس کا دل بوجہ اس کے کہ اون کے ساتھ رہے اور ہلی ملی ہوتی ہے بہت ہی کڑہتا ہے رنج و غم سے اون کا دل بھر جاتا ہے اور بار بار یہ خیال آتا ہے کہ سسرال والے خبر ہے کس قماش کے آدمی ہیں کسطرح اونمیں گذارہ ہوگا خیر ہے عمر عزیز کیسے کٹیگی کیا کیا مصیبتیں اور دکھ اور تکلیفیں و سختیاں جھیلنی پڑینگی اور جن میاں سے واسطہ پڑا ہے وہ خبر ہے کیسے مزاج کے ہوں گے غرض اسطرح کے ہزاروں خیالات آتے ہیں۔ مگر قربان جاؤں مولا کریم کی عنایتوں کے کہ اس نے ان تمام خیالات کا پہلے سے ہی قلع قمع کر دیا اور اس وہم میں مبتلا ہونے سے ہی بچا لیا یعنے کہیں پر تو اپنے کو رحمٰن ظاہر کیا۔ کہیں رحیم۔ کہیں نعم المولیٰ و نعم النصیر کہیں تواب الرحیم۔ کہیں خیر الوارثین۔ کہیں القادر کہیں فعال لما یرید کہیں غفور وغیرہ جس سے یہ تمام خدشات اور وہم کافور ہو جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب ایک وجود خدا تعالیٰ کیطرف رجوع کرتا جیسا رجوع کرنیکا حق ہے اور اسکی ہر ایک صفت پر ایمان لاتا ہے تو پھر وہ اس قسم کے رنج و غم بالکل نہیں کرتا یعنے نہ تو مادی اور حسی تعلقات کے چھوڑنے کا اسکو رنج و غم ستاتا ہے اور نہ کسی دکھ تکلیف کا خیال آتا ہے بلکہ خوشی خوشی ہر ایک دکھ درد کو بھی اس پیاری ہستی کے لئے برداشت کرنا ہی موجب راحت او عین سرور کے خیال کرتا ہے اسکو نہ بھائیوں بہنوں ماں باپ کی جدائی کا رنج ہوتا ہے اور نہ خویش اقارب کے لئے اسکا جی کڑہتا ہے بلکہ یہ جدائی اس کے لئے خوشی اور سرور کا موجب ہوتی ہے کیونکہ تنہائی میں محبوب ازل کی باتوں سے جو لذت ملتی ہے وہ دنیاوی تعلقات اور حسی چیزوں یا رشتوں میں کہاں برخلاف اس کے ماں باپ بھائی بہن کی جدائی غم و الم کے پہاڑ ڈہاتی ہے رنج و غم سے دل بیتاب ہو جاتا ہے جدائی سے بہت بری حالت ہوتی ہے مگر کیا کریں یہ دنیا کا سلسلہ ایسا ہی بنایا گیا اور اس کے لئے یہ امر ضروری قرار دیا گیا کہ وہ اپنوں کو چھوڑے اور بیگانوں سے تعلق پیدا کرے اور بیگانوں کے گھر کو بسائے اپنے خاوند سے سچی محبت کرے سچا دل لگائے اوسکی پوری وفادار ہو اوس سے پوری ہمدردی کرے اوس کے مال اور جان کو ایسی ہی عزیز سمجھے جیسے کہ اپنی پیاری جان کو عفت اور پرہیزگاری اختیار کرے اور امانت میں خیانت کا خیال ہی دل میں نہ لاوے اور در اصل امانت میں خیانت کرنیکا شیوہ ہی بہت برا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس سے ہر مومن و مومنہ کو بچاوے (آمین)

محبت الٰہی کے ترقی کرنے اور اس کے فلسفہ کو سمجھنے کے لئے یہ ایک نہایت عمدہ اور قابلقدر اشارہ ہے اور ایسی ہی دنیا کی بے ثباتی کا اعلےٰ درجہ کا نقشہ ہے مگر اس سے فائدہ اٹھانیوالیاں . بی بیاں بہت کم ہیں اور دراصل دنیاوی تعلقات ہی اس قسم کے ہیں کہ انسان کو غفلت میں ڈالدیتے ہیں لیکن ہاں اگر ہم مولا کریم سے استدعا کریں اور حتے الوسع کوشش کریں تو غفلت سے ضرور بضرور بچ ہی سکتے ہیں اور یہ ظاہر ہی ہے کہ غفلت میں پڑنا مولا کریم کو بھولنا بسر نا نتیجہ ہوتا ہے بدی اور بدکاری اختیار کرنے اور گناہ میں مبتلا ہونے کا۔ یہ تو مولا کریم نے ہی اپنے پاک کلام قرآن مجید میں فرما دیا ہے کہ ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ شیطانا فھو لہ قرین یعنے جو الرحمٰن کے ذکر یعنے یاد سے اغماض کرتا ہے اوسپر ایک شیطان تعینات کر دیا جاتا ہے جو کہ اوس کے ساتھ رہتا ہے خیال کرو کہ شیطان کا ساتھ رہنا سخت گمراہی اور ہلاکت کے گڑھے میں اوندھے مُنہ گرنے پر دال ہے۔ کیونکہ وہ نامراد تو راضی ہی نہیں ہوتا اس بات سے کہ کوئی اپنے رب کریم الرحمٰن کی یاد میں رہے اور اوس کے احسانوں کے ذکر سے رطب اللسان رہے چونکہ وہ حسب فرمان ایزدی انسانی نسل کا کھلا ہوا دشمن ہے اس لئے وہ اُس غفلت سے بہت سا فائدہ اٹھاتا ہے اور وہ وہ کام کرا دیتا ہے کہ اللہ کی پناہ۔ وہ کمبخت تو یہ چاہتا ہی نہیں کہ کوئی پاکی و طہارت اختیار کرے مولا کریم کا ہو جائے اور مولا کریم کی رضا کا تابعدار ہو جاوے اس لئے تو بعض حضرات نے غفلت سے بچنے کیخاطر اور ہوشیار رکھنے کیخاطر ان پیارے لفظوں سے چونکایا ہے کہ "جو دم غافل سو دم کافر" اسمیں شک نہیں کہ یہ بالکل سچی بات کہی ہے ہماری سمجھ میں اس کا فلسفہ بھی آیا ہے اور تجربے نے شہادت دی ہے کہ ذرا غفلت ہوئی نہیں کہ حضرت شیطان آموجود ہوئے اور او نکنے کو ٹہیلتے کا بہانے والا معاملہ کر کے لگے تباہی اور خسران مبین کی اتہاہ گنڈہیں دیکھنے (اللہ تعالےٰ محفوظ رکھے آمین) یہی وجہ ہے کہ شیطان کی اس آخری جنگ کے میدان ہارنیوالے بہادر فاتح و مظفر انسان نے (خدا تعالےٰ کے لاکھ لاکھ سلام ہوں اوسپر) ایسے ایسے کاری حربے شیطان کشی کے لئے بتلائے ہیں کہ باید و شاید۔ اور اسی لئے تو شیطان اپنے لاؤ لشکر سمیت خدا کے برگزیدہ کے کیمپ پر حملہ آور ہوا ہے مگر ہر میدان میں مُنہ کی کہا تباہی اور ہلاکت کی جانگداز بہٹی میں داخل ہونا اور فی النار و السقر ہونا اوسکی قسمت میں لکھا ہے۔ بھلا خیال کرو کہیں بہادروں اور تیر آزماؤں سے مقابلہ ہوا کرتا ہی پہاڑ سے ٹکر لگانا اپنے سر کا پھوڑنا ہے۔ توپ اور بندوق کے مُنہ کے سامنے آنا اپنے بدن میں چھید کرانا اور اپنے بدن کے پرخچے اوڑانا ہے۔

پیاری بہن! قرآن بھی ایک عجیب و غریب کتاب ہے یہ نہ آتی تو نہ معلوم انسانی نسل کی کیا درگت لگتی اسی کی برکت سے ہزاروں تر گئے اسی کے ذریعہ ہزاروں معشوق ازل سے واصل ہو گئے یعنے اللہ تعالیٰ کا پاک چہرہ اون کو اسی آئینہ کے ذریعہ نظر آیا۔ اسی مبارک کتاب کی یہ برکت ہے کہ جہاں آیت ومن یعش عن ذکر الرحمٰن الخ بیان کیگئی ہے وہاں ساتھ ہی اس کا علاج بھی بتلایا گیا یعنے کہا گیا کہ واما ینزغنک من الشیطان نزغ فاستعذ باللہ انہ ھو السمیع العلیم یعنے جب تم کو کوئی شیطانی وسوسہ گدگدایا کرے تو تم خدا تعالےٰ کی پناہ مانگنے لگا کرو اور وہ خدا تعالیٰ ہر ایک فریادی کی فریاد سنتا ہے اور جانتا ہے کہ اوس نے کس غرض کے لئے فریاد کی ہے پس وہ بہتر سے بہتر سامان مہیا کرکے شیطانی حملہ سے بچالیتا ہے اور یہی راز ہے استغفار کا کہ استغفار پڑہنے والے پر لازم ہے کہ اس کا دہان ہو کہ آجتک بلکہ اسوقت کے جسقدر گناہ ہیں اونکے وبال اور سزا سے بچایا جاوے اور آیندہ کو ایسے اور اس سے زیادہ خطرناک گناہوں سے بچایا جاوے اور مولا کریم اپنی رضامندی کا تابعدار بناوے اور شیطان کی رضامندی کے کاموں سے بالکل دور و مہجور کردے اسمیں شک نہیں کہ اس قسم کی استغفار بہت کچھ مفید ہوتی ہے بشرطیکہ انسان خود بھی ایاک نعبد وایاک نستعین کا خیال ذہن نشین کرکے گناہوں اور بدیوں و بدکاریوں سے کنارہ کشی کرے دعا مانگنا استغفار کرنا جیسا ہمارا کام ہے ویسا ہی بدیوں سے اجتناب کرنا اور نیکی کیطرف مائل ہونا بھی ہمارے لئے ضروری اور لازمی امر ہے اگر ہم حرف منہ سے استغفار اور ایاک نعبد و ایاک نستعین اور اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم پڑہتے ہیں مگر اپنے حال کو درست نہیں کرتے تو در اصل ایسا کام کر رہے ہیں جو حلف دروغی میں پکڑے جانیکا کام ہے (اللہ بچالیتا آمین) اگر ایسا کروگے تو پہر تمہاری وہ مثل ہوگی کہ ع

نہ الی الذی نہ اودے الذی + ع نہ ادہر کے ہوئے نہ اودہر کے ہوئے

اللہ تعالیٰ مجھکو اور آپ کو اور کل مومنوں کو اور مومنات کو اس سے بچاوے آمین + سو پیاری بہن اسچا فلسفہ یہی ہے کہ ہم اور ہمارے والدین اس سے عمدہ نتائج اخذ کریں اور وہ کام کریں جو مولا کریم کی رضا کا موجب ہوں لڑکی کا ماں باپ کو چھوڑنا اور ایک کا ہونا اوسکی رضا کا ہر وقت طالب رہنا لاریب اسی سبق کو لئے ہوئے ہے اور سمجھدار کے لئے گویا ہدایت کے صحیفہ کا ایک زریں ورق ہے۔ مبارک وے جو اس سے فائدہ حاصل کریں اور میں تو یہی دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے سب مومن بھائیوں اور بہنوں کو اس کے سمجھنے کی توفیق عطا کرے اور ایسے ہی انکی نظر کو وسعت اور دلی خیالات کو وسعت دے تاکہ اس سے وہ بات حاصل کرلیں جو خلقتِ انسانی کی اصل غرض ہے۔

پیاری بہن! جانتی ہو! کہ انسانی خلقت کی غرض کیا ہے وہ کس لئے پیدا کیگئی اوس کا فرض منصبی کیا ہے۔ سو ہماری سمجھ میں تو یہی آیا ہے بموجب فرمان ایزدی کے کہ ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ یعنے جنوں اور انسانوں کی پیدایش اور بناوٹ محض اس لئے کیگئی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی رضامندی پر چلیں یعنے اوسکی تابعداری کریں اوس کے بولائے بولیں اوسکے چلائے چلیں اوسی کے حکم کے اندر اون کا ہر ایک قول و فعل ہو یہ تو تہی اصل غرض اور اس سے مقصود یہ تہا کہ انسانوں اور جنوں کو فائدہ پہونچایا جاوے اور قدرت نمائی کیجاوے اور صنعت و حرفت کے میدان کو گرمایا جاوے پہر اس غرض کے پورا کرنے کے لئے اور اور سامان کی بھی ضرورت تہی جو کہ اس کے لئے لازم ملزوم کا حکم رکہتے تہے مثلاً زندگی کو قایم رکہنے کے لئے غذا اور قوائے انسانی کے حاجات کے مطابق دوسری چیزیں ہوا۔ چاند۔ سورج زمین آسمان اناج میوجات وغیرہ وغیرہ تاکہ وہ اس کے ذریعہ تر و تازہ رہ سکے مگر اس کو مقصود بالذات نہ سمجھ لینے کے لحاظ فرمایا کہ کلوا واشربوا ولا تسرفوا۔ ع خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است۔ ہوا چاند سورج زمین آسمان کی غرض پر اگر کچھ اپنے خیالات ظاہر کرنے لگوں تو ڈرتی ہوں کہ خط لمبا ہوجاویگا۔ ویسے ہی تم کو فرصت کم ہے کیسے پڑہ سکوگی اور کیسے جواب دیسکوگی اسلئے اس کو نظر انداز کرتی ہوں مگر یہ اشارہ کرنے کے بغیر نہیں رہ سکتی کہ یہ بھی صنعت و حرفت اور قدرت نمائی کی دلیل سے باہر نہیں ہیں ہوا کا چاند کا سورج کا زمین کا ظاہرا فائدہ جو کچھ ہے وہ انسان کی بہلائی و بہبودی ظاہر کرتا ہے مگر اس کے ظاہری فوائد کے علاوہ اون کے وجود سے جو روحانی و جسمانی سبق ایک عارف حاصل کرسکتا ہے وہ بھی ایک مرتبہ کے لطیفے سے کم نہیں۔

ہم نے تو سمجہا ہے کہ جسطرح انسانی خلقت یعبدون کیلئے پیدا کیگئی ہے اسیطرح اس کے ہر ایک تعلق میں اس کا یہ نظارہ موجود ہے ماں باپ سے تعلق ہے تو میاں بی بی سے تعلق ہے تو ماں باپ خویش اقارب سے جدائی ہے تو میاں بی بی سے جدائی ہے تو غرضیکہ باریک نظر سے دیکہو تو یہ تمام جنکا حضرتِ انسان کے ساتھ تعلق ہے وہ۔ ع۔ ہر ورق صفحہ ہدایت کا مصداق ہے ایک وہ وقت ہوتا ہے کہ لڑکی اپنے خاوند اور ساس کے جانے کی خاطر اپنے پیارے ماں باپ اور عزیزوں کو چھوڑتی ہے اور ایک وہ وقت ہوتا ہے کہ میاں یا بی بی باوجود ایسے گاڑہے محبت و تعلق کے ان تعلقات کا کچھ بھی پاس نہ کرکے ایکدوسرے سے ایسا جدا ہوتے ہیں اور ایسی بے مروتی دکہاتے ہیں کہ خدا کی پناہ۔ یہ تمام دلیل ہے دنیا کی بے ثباتی کی اور یہ اسباب کا سبق پڑہا رہی ہے کہ اصل مقصود کو ہاتھ سے نہ دیا جاوے اور خلقت کی غرض کے پہلو کو مدنظر رکہکر ہر ایک کام کیا جاوے یعنے مولا کریم کی محبت کا بیج سینے میں اس قسم سے بویا جاوے کہ وہ بڑہے اور پہولے اور پہلے اور اس کا مقابلہ کوئی دنیوی تعلقات ہرگز ہرگز نہ کرے۔ اگر پہلے ہی سمجھ جاوے تو بہتر ہے اور پہلے سمجھنے والا دنیا کو خوشی سے چھوڑتا ہے۔ دیکہو ہمارے سید و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت انکی زبان مبارک سے کیا ہی مبارک کلمے نکلے تہے یعنے یہ کہ میں اپنے رفیق اعلیٰ کے پاس جاتا ہوں۔ یہ تہا دنیا سے محبت نہ کرنیکا نتیجہ اور دنیوی زندگی میں مولا کریم کی رضا کو ہر ایک قول و فعل میں مقدم رکہنے کا نتیجہ۔ مگر دنیا پرست مادی دنیا کے شیدائی آخرکار ناکامی و نامرادی سے مرتے ہیں اور سینکڑوں حسرتیں سینے میں لیجاتے ہیں اور یہ ہوتا ہے دنیا پرستی کا نتیجہ۔ اللہ تعالیٰ مجھکو اور آپ کو اور ہر ایک اس کے پڑہنے والے کو ہر ایک آفت سے بچاوے اور وہ کام کراوے جو ہماری پیدایش کی اصل غرض ہے آمین ثم آمین۔ آپکے بچوں اور بہائیوں بہنوں کو پیار۔ والدین اور آپکے میاں کو سلام

کارخانہ الحکم کا رعایتی اعلان

مفصل اشتہار الحکم مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء میں ضمیمہ شائع ہو چکا ہے

تفسیر سورہ بقرہ - یہ تفسیر ایڈیٹر الحکم نے حضرت حکیم الامۃ مولوی نور الدین صاحب کے درس قرآن مجید سے لئے ہوئے نوٹوں اُن کی پرانی یادداشتوں اور تحریروں سے لئے ہوئے نوٹس کی بناپر مرتب کی ہے - اور سلیس اور آسان زبان میں قرآن کریم کے حقایق اور معارف کو بیان کرنیکی کوشش کی ہے بڑے بڑے مجبوں اور تعلیم یافتہ لوگوں نے اسکو نہایت قدر کی نظر سے دیکھا ہے قیمت ۱۲ رعایتی قیمت ۱۰ صرف ۳۰۰ درخواستوں کی تعمیل ہو گی -

حقیقت نماز - کتاب کا مضمون نام سے ظاہر ہے - اسمیں نماز کی حقیقت - ارکان نماز کا فلسفہ - نماز کے متعلق ضروری مسائل مخالفوں کے اعتراضوں کے جواب اور آخری پارہ قرآن مجید کی چند سورتوں کی تفسیر لکھی گئی ہے عام طور پر اس کتاب کو پسند کیا گیا ہے قیمت عصہ رعایتی ۱۲ ار ایکہزار درخواستوں کی تعمیل ہو سکے گی)

سلک مروارید ہر دو حصہ :- یہ ایک عجیب مذہبی رسالہ ہے جو مستورات کے فایدہ کیلئے لکھا گیا ہے اور قصہ کے پیرایہ میں لکھا گیا ہے اسمیں مستورات کو عیسائی عورتوں کے ہتھکنڈوں سے آگاہ کرنیکے لئے اور اسلام کی عظمت اُنکے دلوں میں قائم کی گئی ہے - قابل دید یہ رسالے ہیں قیمت ہر دو حصہ ۸ر رعایتی قیمت ۵ر

مراۃ الجہاد :- مسئلہ جہاد پر ایک مبسوط اور مفصل بحث - اس مسئلہ پر آریوں اور عیسائیوں کے اعتراضوں کے دندان شکن جواب دئیے گئے ہیں خصوصاً لیکھرام مقتول آریہ کے رسالہ جہاد کا جواب ہے - قیمت عہ رعایتی قیمت عہ

مجربات نور دین :- حضرت حکیم الامۃ مولوی حکیم نور الدین صاحب کے طبی مجربات یہ وہ نایاب مجموعہ ہے جو سالہا سال تک آپ نے زر کثیر اور اپنی عمر کا ایک گرانمایہ حصہ خرچ کر کے جمع کیا ہے اور اسمیں صرف وہ نسخہ جات ہیں جو آپ نے صدہا مرتبہ تجربہ کئے ہیں - ایسے مجربات کو اطبا ہمیشہ چھپایا کرتے ہیں مگر حضرت حکیم الامۃ کی فیاضی اور نفع رسانی طبیعت نے انہیں عام کر دیا ہے کارخانہ الحکم نے انہیں چھپوایا ہے دو جلدیں طیار ہیں - ان مجربات کو پڑھکر ہر شخص اس فن سے فایدہ اُٹھا سکتا ہے - کیونکہ یہ نہایت ہی مختصر - صاف اور سلیس طور پر اسے لکھا گیا ہے قیمت ہر دو حصہ عہ رعایتی قیمت عصہ

رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۶ء - ۱۸۹۶ء کے اس جلسہ کی مکمل رپورٹ ہے جو قادیان میں ہوا تھا - اس میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تین زبردست تقریروں کے علاوہ حضرت حکیم الامۃ اور مولوی عبد الکریم مرحوم کی تقریریں بھی شامل ہیں یہ رپورٹ نہایت گرانقدر حقایق کا مجموعہ ہے اور روحانی اصلاح کیلئے ایک مفید ذریعہ ہے قیمت عصہ رعایتی قیمت ۸ر صرف ۲۰۰ درخواستوں کی تعمیل ہو سکے گی)

برہان الحق :- ایک عیسائی نومسلم کی تصنیف جس میں اس نے عیسائیت کے اصولوں پر نہایت عمدہ بحث کی ہے اور اس رسالہ کا جواب عیسائی نہیں دے سکے قیمت ۳ر رعایتی قیمت ۲ر

سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب :- حضرت سلطان القلم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف لطیف قیمت ۲ر رعایتی قیمت ار صرف ۳۰۰ درخواستوں کی تعمیل ہو گی)

نور القرآن حصہ دوم :- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک زبردست اور صلیب شکن تصنیف جو فتح مسیح ایک زبان دراز عیسائی کے اعتراضوں کے جواب میں لکھی گئی اور اس میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت شان اور قرآن مجید کی عظمت اور اسلام کی خوبیوں کو عیسائی مذہب کے مقابلہ میں دکھایا ہے قیمت ۴ر رعایتی قیمت ۳ر

آریہ دھرم - آریوں کے مسئلہ نیوگ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زور قلم کا نتیجہ قیمت ۴ر رعایتی قیمت ۳ر

تمام پر تقریر اور مسئلہ وحدت وجود پر خط :- مضمون نام سے ظاہر ہے یہ رسالہ حضرت اقدس کی تقریر اور آپ ہی کے ایک خط کا مجموعہ ہے - تین مرتبہ چھپ چکا ہے قیمت ۲ر رعایتی قیمت ار صرف ۳۰۰ درخواستوں کی تعمیل ہو گی)

حضرت اقدس کی پُرانی تحریریں :- یہ وہ مضامین ہیں جو حضرت اقدس نے اپنی بعثت اور ماموریت سے پہلے ملک کے مشہور اور زبردست اخبارات اور رسائل میں شائع کئے ہیں قیمت ۲ر

مینیجر الحکم قادیان

لاکھوں روپیہ کمانیکا سہل طریق

اگر آپ خوشنودی پبلک کے علاوہ لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے ہیں تو حکیم نور محمد پروپرائیٹر نور ی شفاخانہ موکل ضلع لاہور کے ایجاد کردہ تریاق طاعون کی شیشیاں منگا کر فروخت کریں جس کے کمیشن و منافع سے آپ مالا مال ہو سکتے ہیں - اس تریاق بے نظیر و سریع الاثر مجرب المجرب کی خاصیت ہے کہ بفضلہ تعالےٰ بطور حفظ ماتقدم استعمال کرنے سے طاعون و جملہ امراض وبائیہ سے امن رہتا ہے - اور اگر مبتلائے طاعون کے کانوں میں بخار شروع ہوتے ہی اس کے چند قطرات ٹپکائے جائیں اور گھی میں ملا کر بدن پر مالش کیجائے تو سر درد و بخار چند منٹ میں دور اور سرسام و گلٹی کا خطرہ کافور اور تمام جسم میں جلد صحت و سرور حاصل ہوگا - تمام مریضوں بالخصوص بچوں اور اُن کے لئے جن کو بے ہوشی یا بندش گلو کے باعث دوا حلق سے اُترنا محال ہو جاتا ہے یہ تریاق نعمت غیر مترقبہ ہے تعمیم افادہ کے لئے بشرط حلفی اقرار عدم افشاء ادائے فیس اس کا تیار کرنا بھی سکھا دیا جاتا ہے قیمت فی شیشی دو روپیہ عا مگر اُن اشخاص سے جو ایجنٹ ہو کے یا سیکھنے کے ارادہ سے بغرض تجربہ منگائیں نصف قیمت -

(نوٹ) جو اخبار یہ اشتہار درج کرنا چاہیں نمونہ اخبار و زر اجرت سے مطلع فرمائیں -

المشتہر

فتح الدین کارخانہ تریاق طاعون مقام موکل ضلع لاہور

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز و طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل عجیب سماں دکھا رہی ہے لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہے ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں اول آزماؤ - پھر منگاؤ بھلا اس میں کچھ بھی دھوکا ہے - قوائے متناسلہ کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت کی ہے ہم نے امراض مخصوصہ کے علاج کے لئے یہ لاجواب معجون طیار کی جسکے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے متناسلہ انشاء اللہ تعالیٰ فوراً دفع ہونگے اور ہر قسم کی باہیہ شکایت کیلئے مفید ہے ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم لکھ ماریں کہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے اول نمونہ مفت منگائیے پھر پسند ہو طلب فرمائیں - قیمت فی بکس ایک روپیہ -

طلا طلسمی - پیرانہ سال کے اُتر اور جوانی کی بے اعتدالیاں اور غلط کاریوں سے جو مرض لاحق ہوتے ہیں اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچا دیتے ہیں وہ ہمارے اس طلا طلسمی سے فائدہ اُٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ اس کو مفید پائینگے منگوانے سے پہلے نمونہ منگوا کر آزماؤ - قیمت چھ ماشہ دو روپیہ عا -

سُرمہ سلیمانی - آنکھوں کی کُل بیماریوں کو دفع کرنے والا اور بصارت بڑھانے والا قیمت ایک تولہ ۸ر

مسنون دندان - دانتوں کی کُل بیماریوں کو دفع کر کے دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی مسنون کا کام فی بکس ۴ر

المشتہر

حکیم محمد حسین خلف حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڈھ ضلع دہلی

ہر ایک کے فائدہ کے لئے

ہر ایک اخبار میں آپ ایسے اشخاص کے بیانات پڑھینگے جو کسی دور دراز شہر میں رہتے ہیں اور جن کو کسی عجیب علاج یا اکسیر دوا سے شفا حاصل ہوئی یا بہت فائدہ ہوا۔ لیکن ہم بمبئی کے صرف مشہور طبیبوں اور باشندوں کے بیانات شائع کرتے ہیں کیونکہ بمبئی کی خلایق کو بمبئی کی ہی شہادت چاہئے ڈاکٹر عبد الرزاق صاحب (طبیب نارتھ کوٹ پولیس ہسپتال کہ جن کو بمبئی کی خلایق ایک نہایت تجربہ کار طبیب جانتی ہے) سے زیادہ معتبر کس کی شہادت ہوگی۔ وہ فرماتے ہیں۔ میں نے ڈون کی درد پشت اور گردہ کی گولیوں (ڈونس بیک ایک کڈنی پلس) کا استعمال کیا جن سے گردوں کی شکایات میں اعلیٰ درجہ کا فایدہ حاصل ہوا۔ گردوں اور پیشاب کی کسی قسم کی شکایت کی پہلی علامت معلوم ہونے پر اُن گولیوں کا استعمال کرنا چاہئے کیونکہ بے پروائی کرنے سے تو یہ امراض مہلک ہو جاتے ہیں۔ یہ گولیاں گردوں کو قوت بخشتی ہیں۔ اور خون میں سے ان زہریلے مادوں کو نکالنے میں مدد کرتی ہیں کہ جن کی وجہ سے درد پشت۔ وجع مفاصل (گٹھیا) جلندھر) پیشاب کی بیماری اور گردوں کے دیگر امراض پیدا ہوتے ہیں۔ تمام دوا فروشوں کی دوکانوں پر یا براہ راست ڈون کی ادویہ پوسٹ آفس باکس نمبر ۲ بمبئی کے پتہ سے ملتی ہیں۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ یا چھ شیشیوں کے دس روپیہ اگر آپ اپنی فرمایش کے ساتھ اس اشتہار کو مع نام اخبار جس میں یہ چھپا تھا بھیجینگے تو آپ کی فرمایش کی تعمیل بغیر ویلیو پے ایبل خرچ لینے کے کی جائے گی۔

ڈون کا مرہم (ڈونس اینٹمنٹ) ایک مرتبہ لگانے سے کسی قسم کی خارش کیوں نہ ہو فوراً کم ہو جاتی ہے اور اکثر وقت تو ایک ہی ڈبیا چھاجن بواسیر (باہر نکلی ہوئی یا خونی) سرخ باد۔ کھرجوا۔ کیڑے۔ چیچک۔ داد۔ اور جلد کی سب طرح کی سوزش۔ نمکین۔ شنبورا۔ اور خارش وغیرہ کو بہت بگڑی ہوئی حالت میں بھی شفا بخشنے کے لئے کافی پائی گئی ہے۔ تمام دوکانداروں کے پاس قیمت دو روپیہ فی ڈبیا۔

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً ۳ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ۳۰ روپیہ اور دوم مبلغ ۲۸ مبلغ ۵ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین
بٹالہ ضلع گورداسپور

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ۔ سیدھے ریشے دار کشمیر کی لکڑی کے ہینڈل کاک کین اور ربڑ کے بنے ہوئے نہایت پایدار ہے قیمت ۲ روپیہ۔ کرکٹ بیٹ سیدھے ریشے دار کشمیر کی لکڑی کے کین ہینڈل مع ربڑ کے بیچ کے نہایت عمدہ ہے۔ کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوئم کی ہوگی۔ ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا۔ کرکٹ بیٹ۔ آل کین لکڑی چیدہ مضبوط اور پایدار پریکٹس کے لئے۔ کرکٹ بیٹ معمولی پریکٹس کے لئے

بچوں کے کرکٹ سٹ	۱۲-۱۳ برس کے واسطے دو سٹ ایک سٹ ٹرکس	
”	ایک بال لکڑ یکا بکس فی سٹ	
”	۱۰ اعلیٰ سٹ ایک سٹ وکٹس ایک بال فی بکس	
فٹ بال عمدہ کاڈ ہانڈ پایدار اور مضبوط بلیڈر نہایت پایدار		
”	”	
بچوں کے لئے فٹ بال مع بلیڈر		
”	۳	
کرکٹ بال گٹ سون نہایت عمدہ اور مضبوط چمڑے کے		
”	دھاگے کے بیچ	
”	پریکٹس	
کرکٹ وکٹس	فی کالی	

المشتہر نظام الدین مستری احمدی شہر سیالکوٹ

سارٹیفکیٹ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مال از قسم پریکٹس بیٹ۔ پریکٹس وکٹ فٹ بال وغیرہ پہنچا ہر طرح سے قابل تعریف پایا۔ میرے خیال میں ولایت کے سامان کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور قیمت میں اس سے بہت کم۔ میں اس کو کم خرچ بالا نشین کا مصداق پاتا ہوں۔ نیاز مند حاکم علی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سجانپور ضلع کانگڑہ

بچوں کی صحت

والدین کی بڑی فکر کی بات ہے اگر بچہ چڑچڑا ہے معدہ ضعیف ہے تو اس کو

اسکاٹ ایملشن بچوں کی غذا اور دوا

اگر چند قطرے دودھ میں ملا کر دئے جائیں تو بچہ میں تغیر معلوم ہو۔ بچہ خوش بشاش نہ چانگلا ہو اور غذا جو صحت کی نشانی ہے مزے سے کھائے

ہاتھ سے نہ چھوٹنا چاہئے

سب دوا فروش بیچتے ہیں اسکاٹ اینڈ بون (محدود) دواسازان لنڈن انگلینڈ

انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا

سرپرستان الحکم سے ایک ضروری مشورہ

میں اس امر کو ہمیشہ اپنے لئے موجب فخرومباہات اور باعث سعادت ونجات یقین کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے مجھے یہ توفیق دی کہ آج سے قریباً گیارہ سال پیچھے جبکہ احمدی قوم کی تعداد سینکڑوں کے اندر محدود تھی جب اس پر ہر قسم کے حملے یورشیں ہو رہی تھیں اجراء الحکم کا نہایت نازک اور خطیر بوجھ اُٹھاؤں۔ سرپرستان الحکم میں ایک معقول تعداد ایسے بزرگوں کی ہے جو یوم اشاعت سے اس کے ساتھ چل رہے ہیں اور جن دشوار گذار اور پُرخطر راستوں سے وہ ہو کر نکلا ہے وہ ساتھ رہے اگرچہ بعض بعض مقامات اور قدم پر اس کا ساتھ ناگوار بھی معلوم ہوا مگر انہیں کوئی ایسی طاقت جذب اور دلربائی تھی کہ وہ اس کی آبلہ پائی۔ کمزوری اور بےکسی کو دیکھتے ہوئے بھی اس کے عزم اور ہمت کو بڑھتے ہوئے دیکھ کر ساتھ نہ چھوڑنے پر مجبور تھے اور آج انہیں اور مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ وہ پودا جو غیر ذی زرع وادی میں لگایا گیا تھا نشوونما پا رہا ہے اور اس کے شیریں پھل دل ودماغ کو لذت اور سرور بخشنے میں اس کامیابی کو دیکھ کر بےاختیار میرا سر اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جاتا ہے۔

اور للہ الحمد

کہنا پڑتا ہے اگرچہ جس مقام پر الحکم پہنچنا چاہتا ہے وہ منزل ابھی دور ہے لیکن دوسری منزل کے ساتھ ساتھ اس کے پاؤں میں قوت اور عزم میں صلابت پیدا ہوتی جاتی ہے جس پر نظر کرکے یہ کہہ دینا مشکل نہیں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور تائید اسی طرح شامل حال رہا تو وہ دن دور نہیں کہ میں اور میرے وہ سرپرست اور وفادار دوست جو یوم اول سے میرے ساتھ ہیں اپنے ہاتھ سے لگائے ہوئے پودے کو اس قابل دیکھیں کہ لاکھوں انسان اس کے سایہ میں آ کر اس کے شیریں پھلوں سے سیر ہوں اور حمد الٰہی کے گیت گائیں۔ یہ مضمون ہے جس غرض سے کہنا نہیں چاہا کہ سرپرستان الحکم کو الحکم کے اجرائے اور اس کے تدریجی نشوونما کی تاریخ سناؤں بلکہ اس مضمون کو میں الحکم کی دس سالہ رپورٹ میں انشاء اللہ لکھوں گا اس وقت میں ایک نہایت ضروری غور طلب امر اپنے ناظرین کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں جس کی تحریک کئی دن سے میرے قلب میں ہو رہی ہے میں امید کرتا ہوں کہ سرپرستان الحکم اس کو نہایت غور سے پڑھیں گے۔

جس طرح پر آج سے گیارہ سال پیشتر ایک ہفتہ وار اخبار کی ضرورت تھی وہ ضرورت اب ہفتہ وار سے بڑھ کر یومیہ ضرورت سمجھی جاتی ہے اور باقی رہا قومی اخبارات میں ایک روزانہ پرچہ کی ضرورت کا اظہار مختلف صورت میں ہوا ہے اس سے پہلے الحکم کے روزانہ کر دینے کے لئے ہی ایک دو مرتبہ تہیہ کیا گیا مگر سال گذشتہ میں تو بڑے زور سے طیاری بھی کی گئی لیکن ہر کام اپنے وقت پر ہوتا ہے وہ ارادہ بھی مجھے ملتوی کرنا پڑا اس لئے کہ میں دیکھتا تھا کہ جبکہ ہفتہ وار اخبار کے لئے بہت سی مشکلات اور دقتیں ہیں تو روزانہ اخبار کے لئے تو ان مشکلات کا سات گنا بڑھ جانا ضروری ہے مگر اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان مشکلات میں سے چھپائی کی مشکلات کو آسان کر دیا ہے تو یہ تحریک میرے دل میں جوش زن ہے سال گذشتہ میں جب روزانہ کی ضرورت کا اعلان کیا گیا تھا تو میں نے ایک سو درخواستوں کے آجانے پر اس کے اجرا کا بندوبست کر دینا چاہا اور ایسی قلیل اشاعت میں دو روپیہ ماہوار قیمت رکھی گئی تھی مگر اب جہاں روزانہ کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے اس کے ساتھ ہی عالمگیر قحط کی ڈراؤنی شکل میرے سامنے ہے اور قومی ضروریات کا ایک انبار جو نظر آتا ہے ایسے حالات میں میں حوصلہ نہیں کرنا چاہتا کہ قوم کے افراد کو خواہ ان کی تعداد کتنی ہی تھوڑی کیوں نہ ہو ایک جدید خرچ کے لئے تحریص دلاؤں البتہ یہ خیال ہے کہ ہفتہ وار کی بجائے ہفتہ میں دو مرتبہ کر دیا جائے تو اس اندازہ سے اس وقت بھی ہمارے ہاتھ میں گویا ہفتہ میں ۳ بار اخبار کی حیثیت کا رنگ پیدا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ایک ہفتہ وار اخبار ہوا اور دوسرا دو بار۔ اسطرح ہفتہ میں تین اشاعتیں ہو جاتی ہیں اور اس طریق سے اخراجات کا بھی بہت بوجھ نہیں پڑتا اس صورت میں اگر اخبار ہفتہ میں دو بار کر دیا جائے تو اس کی ہر ایک اشاعت ۱۲ اور ۸ صفحوں کی ہوگی اور قیمت میں عہ کا اضافہ کیا جائیگا۔ مگر ہفتہ میں اخبار کا دو بار کر دینا ہی نرا کافی نہیں جب تک کہ اس کی اشاعت کا دائرہ وسیع نہ ہو جسقدر خریداروں میں اضافہ ہوگا اسی قدر اس کے اخراجات میں کمی ہو سکتی ہے۔ اسلئے میں تمام سرپرستان الحکم سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ ان میں سے ہر ایک دو دو جدید خریدار دسمبر ۱۹۰۷ء تک بہم پہنچا دے اور جو مندرجہ بالا تجویز کے ساتھ متفق ہوں وہ مجھے ۱۷۔ دسمبر تک اطلاع دیں جو صاحب متفق ہوں انہیں ضرورت اطلاع کی نہیں ۱۰۔ دسمبر ۱۹۰۷ء کا پرچہ جو حسب معمول وی پی بھیجا جاویگا اس میں اضافہ قیمت شامل نہیں ہوگا بلکہ وہی پرانی قیمت وصول کی جائے گی اور ۱۷۔ دسمبر ۱۹۰۷ء کے پرچہ میں اسی تجویز کے عملدرآمد کا قطعی فیصلہ شائع کر دیا جائیگا۔ انشاء اللہ العزیز۔ اگر روزانہ کے لئے درخواستیں آئیں تو پھر روزانہ کے سوال پر بھی غور ہو سکیگا۔ بہرحال خریداروں کی تعداد کے بڑھانے کے لئے پوری سعی کرنی چاہئیے۔ آخر میں مجھے یہ بھی عرض کرنا ہے۔ کہ بعض احباب سہل انگاری سے مطبع کے مرسلہ وی پی واپس کر دیتے ہیں کیا سال بھر کی دماغ سوزی اور جگر کاری کا یہی صلہ ہونا چاہیئے قومی اخبارات اس قسم کے نقصان برداشت کرنیکی طاقت نہیں رکھتے میں امید کرتا ہوں کہ ۱۰ر دسمبر ۱۹۰۷ء کا پرچہ جن احباب کی خدمت میں بذریعہ وی پی پہونچیگا وہ اسے فوراً وصول کریں گے جس سے کارخانہ سال آئندہ کے لئے اپنی خدمت گذاری کے لئے طیاری کر سکیگا چنانچہ اس سال وہ دیکھ چکے ہیں کہ کاغذ وغیرہ کا اکٹھا ذخیرہ جمع کر لینے کیوجہ سے مشکلات کا کم سامنا ہوا ہے میں چاہتا ہوں کہ سال آئندہ کے لئے سال بھر کا کاغذ اکٹھا لیا جاوے اس لئے ہر شخص ممکن امداد سے دریغ نہ کریگا۔ اس کے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ سال نو سے انشاء اللہ اخبار بڑی سائز تقطیع پر شائع ہوگا کیونکہ مشین کے آجانے کیوجہ سے بھی چھپائی کی قوت زیادہ بہتر ہوگی اور چھپائی بھی عمدہ ہوتی جائیگی۔ بالآخر اخبار کو باوقعت اور موقت الشیوع اور کثیر الاشاعت بنانا یہ ناظرین کی سعی کو چاہتا ہے اور خداتعالیٰ کے فضل کا محتاج ہے ساری توفیقیں اسی کے ہاتھ میں ہیں ہو نعم المولیٰ ونعم الرفیق۔

تازہ الہامات

قذف فی قلوبہم الرعب

ترجمہ۔ خدا تعالیٰ نے اُن کے دلوں میں رعب ڈال دیا

وعد غیر مکذوب

ترجمہ۔ یہ ایسا وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہوگا یعنے ضرور پورا ہو کر رہے گا۔

فرقہ بھگت رام نمازی

صرف مسلمانوں اور عیسائیوں میں ہی فرقہ بندی نہیں ہے اور اِنہی دونو مذاہب سے ہی جدید فرقے نہیں نکلتے ہیں۔ پھر دیگر مذاہب کا بھی یہی حال ہے۔ ہندوؤں میں سے بھی جدید فرقے وقتاً فوقتاً نکلتے رہتے ہیں۔

ضلع میانوالی کی تحصیل عیسیٰ خیل میں تیس سال کا عرصہ قریباً گذرتا ہے کہ ایک نیا فرقہ ہندوؤں میں سے نکلا ہے۔ اس کا بانی ایک شخص بھگت دستی رام گذرا ہے۔

اس کا اصل مسکن اور جائے ولادت موضع کلور تحصیل عیسےٰ خیل ہے اور پھر وہ تحصیل عیسےٰ خیل میں ہی آکر رہتا رہا۔ وہ ایک ناخواندہ شخص تھا۔ عادات میں بالکل سادہ اور صابر و بُردبار غریب جفاکش۔

اگر کوئی شخص اس کو گالی دیتا۔ تو وہ نہایت نرمی سے کہتا "پھر کہو کیا اچھی بات کہی ہے"

۲۲ یا ۲۳ سال کا عرصہ گذرتا ہے کہ وہ خدا کی مرضی سے مرگیا۔ اِسوقت دیہات ذیل میں اُس کے چیلے اور پیرو کار موجود ہیں۔ بنوں۔ مروٹ سمرشاہی۔ سلطان خیل۔ کلور۔ عیسےٰ خیل۔ پہاڑ پور۔ جلال پور۔ کندل وغیرہ وغیرہ۔

لوگوں کا تخمینہ ہے اُس کے مریدوں اور پیرو کاروں کی تعداد اس وقت ۴ - ۵ ہزار کے قریب ہوگی۔

اُس کے مرید یا پیرو کاراں سب کے سب ہنود ہیں۔ کسی دوسری قوم کا کوئی شخص نہیں ہے

یہ لوگ مسلمانوں کیطرح قبلہ رو ہوکر یا ہر چہار طرف چھ نمازیں پڑھتے ہیں۔ پانچ نمازوں کا وہی وقت ہے جو مسلمانوں میں مروج ہے اور چھٹی نماز بوقت چاشت کے پڑھی جاتی ہے۔ گویا یہ نماز اشراق ہے۔

نماز میں سجود۔ قعود۔ جلسہ۔ قیام وغیرہ اسی طرح کیا جاتا ہے جیسے عموماً مسلمان کرتے ہیں۔ وضو بھی قبل از نماز کیا جاتا ہے۔ استنجا بھی کرتے ہیں۔ کبھی کبھی اکٹھے ہوکر بھی نماز پڑھتے ہیں۔ نماز میں ہرے رام ہرے رام کرتے ہیں۔

گرنتھ صاحب پر اعتقاد ہے اور اُسے اکثر پڑھتے ہیں۔ مُردے دفن کرتے ہیں۔ جلاتے نہیں ہیں۔

تایا۔ چاچا۔ ماموں کی لڑکیوں لڑکوں کے ساتھ مسلمانوں کیطرح شادیاں کرنا اِن میں منع نہیں ہے۔ دو تین خاندانوں میں یہ عمل ہو بھی گیا ہے۔

ان میں چھوت بہت کم ہے۔ جسطرح دیگر اہل ہنود مُردہ وغیرہ کی سخت چھوت کے عادی ہیں یہ نہیں ہیں۔

بھگت دستی رام نے اپنے اعتقادات اور تعلیمات میں ایک کتاب بھی لکھی ہے۔ چونکہ بھگت موصوف خود پڑھا لکھا نہیں تھا۔ اسواسطے دوسروں کو خود مضمون لکھا دیتا تھا۔ رفتہ رفتہ وہ ایک کتاب یا دستور العمل بن گیا۔ ہمیں اب تک اُس کتاب کے دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔ اگر کسی وقت کتاب مل گئی۔ تو ہم انشاء اللہ اُس کی تعلیمات یا اعتقادات کا خلاصہ نذر ناظرین کرینگے۔ بالفعل اسی قدر پر کفایت کرتے ہیں۔

راقم ایک واقف۔

ملتا نہیں

فلسفی کو بحث کے اندر خدا ملتا نہیں ۔ ڈور کو سلجھا رہا ہے اور سرا ملتا نہیں
معرفت خالق کی عالم میں بہت دشوار ہے ۔ شہر تن میں جبکہ خود اپنا پتا ملتا نہیں
غافلوں کے لطف کو کافی ہے دنیاوی خوشی ۔ عاقلوں کو بے غم عقبےٰ مزا ملتا نہیں
کشتی دل کی الٰہی بحر ہستی میں ہو خیر ۔ ناخدا ملتے ہیں لیکن باخدا ملتا نہیں
غافلوں کو کیا سناؤں داستان عشق یار ۔ سننے والے ملتے ہیں درد آشنا ملتا نہیں
زندگانی کا مزا ملتا تھا جنکی بزم میں ۔ اُنکی قبروں کا بھی اب مجھکو پتا ملتا نہیں
صرف ظاہر ہو گیا سرمایہ زیب و صفا ۔ کیا تعجب ہے کہ باطن باصفا ملتا نہیں
پختہ طبعوں پر حوادث کا نہیں ہوتا اثر ۔ کوہساروں میں نشان نقش پا ملتا نہیں

جنازہ غایب پڑھ دیا جاوے

میاں محمد حسن صاحب جہلم کی احمدی جماعت کے ایک معزز رکن تھے۔ گذشتہ ہفتہ میاں صاحب مرحوم بعارضہ بخار بیمار ہوکر وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم باوجود ایک متمول اور معزز مسلمان ہونیکے غریب دوست اور شریف نواز تھا۔ مرحوم کی کوئی اولاد نرینہ نہ تھی صرف لڑکیاں ہیں

جن میں سے ایک میرے مکرم بھائی ڈاکٹر شیخ عبداللہ صاحب نومسلم انچارج تعلیم الاسلام ڈسپنسری قادیان کے گھر میں گئی ہے۔ حضرت اقدسؑ کے ساتھ میاں صاحب مرحوم کو مخلصانہ تعلقات تھے۔ انکی وفات سے جہلم کی احمدی انجمن کو ایک قابلقدر رکن کے جاتے رہنے کا صدمہ پہونچا ہے مگر رب کریم سے امید ہے کہ وہ نعم البدل عطا فرمائے گا۔ مجھے اور تمام دوستوں کو میاں صاحب مرحوم کے پس ماندگان سے دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے (آمین) مرحوم کے لئے جنازہ غایب پڑھا جاوے۔

لاہور آریہ سماج کا دہرم چرچا

کسی گذشتہ اشاعت میں سکرٹری صاحب آریہ سماج لاہور کا مرسلہ اشتہار دہرم چرچا میں نے چھاپ دیا ہے اور اسپر اسوقت کے مناسب حال ریمارک بھی کیا تھا۔ اس موقع کو زیادہ بارونق بنانے کے لئے آریہ سماج نے چار دن رکھے ہیں یعنی ۲ دسمبر ۱۹۰۷ء سے ۵ دسمبر ۱۹۰۷ء تک اور ان چاروں دنوں میں ہر روز ۴ گھنٹے وقت رکھا گیا ہے یعنی ۶ بجے شام سے لیکر ۱۰ بجے رات تک۔ ہر ایک تقریر کنندہ کو ۲ گھنٹے وقت دیا جائیگا اور داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا جسکی قیمت ۴ر ہوگی۔ میں اس طریق داخلہ کو پسند کرتا ہوں کیونکہ اسطرح صرف وہی لوگ داخل ہو سکیں گے جنکو مذہبی تحقیقات کے ساتھ دلچسپی اور مذاق ہے مگر اس کے ساتھ ہی یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ ۴ر قیمت ٹکٹ کی وجہ سے یہ بھی ممکن کیا یقینی امر ہے کہ ایسے لوگوں کی کثیر تعداد شامل نہو سکے گی جو مذاہب اور مذہبی تحقیقات سے دلچسپی رکھنے کے باوجود ان ایام قحط سالی میں ۴ر بھی خرچ کرنے کے قابل نہیں ہیں اس لحاظ سے اگر لاہور کی آریہ سماج مناسب سمجھے تو ٹکٹ داخلہ کی قیمت ۴ر کی بجائے ۱ر کردے۔ تو کثرت سے لوگ آسکیں گے۔ اس کے ساتھ ہی اس روپیہ کے مصرف کا سوال بھی قابل غور ہے وہ روپیہ جو ٹکٹوں کی فروخت سے جمع ہو۔ آریہ سماج کے کسی فنڈ میں داخل نہیں ہونا چاہیئے۔ اور نہ کسی اور انسٹیٹیوشن کی ضروریات میں صرف ہو بلکہ اس روپیہ کو اس انجمن تحقیق مذاہب کے مقاصد پر صرف کر دیا جاوے اور وہ اسطرح پر کہ جسقدر مشہور لیڈران مذاہب کی تقریریں ہوں ان سب کو یکجا چھاپ کر مفت تقسیم کر دیا جاوے اور مفت تقسیم کرنے میں سنجیدہ پبلک کا لحاظ رکھا جاوے۔ یہ نہیں کہ اشتہاری طبیبوں کے اشتہاروں کی طرح تقسیم ہو بلکہ اس کا عام اعلان مختلف اخبارات میں کیا جاوے اور جو لوگ چاہیں محصولڈاک بھیجکر منگوالیں۔ اگر لاہور کی آریہ سماج فی الحقیقت سچائی کی اشاعت کی خواہشمند ہے تو مجھے امید ہے کہ میری اس تجویز کو سرسری نظر سے نہ دیکھے گی بلکہ اسپر غور کر کے عملدرآمد کی سعی کرے گی انشاء اللہ اس طریق سے یہ غرض بہت وسیع اور مفید ہو سکے گی دیکھنا چاہیئے کہ آریہ سماج اس مفید تحریک سے کہاں تک فایدہ اٹھائے گی۔ علاوہ بریں مجھے یہ بھی کہنا ہے کہ اگر کسی مقرر کی تقریر یا تحریر دو گھنٹہ میں ختم نہ ہو سکے تو سچائی اور صداقت کے اظہار کی عظمت کو مدنظر رکھکر اسے اور وقت دے دینا خلاف مصلحت نہ سمجھا جائے۔ حتی الوسع ہر ایک تقریر کنندہ کو اپنے مضمون کو وقت مقررہ کے اندر ختم کر دینے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنی وسعت معلومات کی بنا پر اپنے مضمون کو زیادہ وضاحت اور قوی دلایل سے بیان کرنے پر قادر ہو۔ اور ضیق وقت کی وجہ سے اس کا مضمون ادہورا رہا جاتا ہو تو آریہ سماج کو فراخدلی سے کام لینا چاہیئے اور اپنے اصول "ست کے قبول کرنے کو سدا تیار رہنا چاہیئے" کے موافق کچھ وقت ضرور اسے بڑہا دینا چاہیئے۔ اور ایسی صورتیں شاذ ہی ہونگی اور یہ بھی ممکن ہے ایسا موقع پیش ہی نہ آوے تاہم اگر ایسا کرنے پڑے تو آریہ سماج کو تنگ خیالی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ اور یہ وقت ایسا ہے کہ اس میں مثلاً اگر ایک گھنٹہ اور اضافہ ہو جاوے تو پبلک بڑے شوق سے سُن سکتی ہے۔ بہر حال یہ ضروری امور ہیں جو آریہ سماج لاہور کی توجہ کے لئے عرض کر دیئے ہیں اور کافی وقت ان پر وچار کرنے کا باقی ہے اس کے ساتھ ہی میں ایک اور امر بھی بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر صرف طلبا ر کالج کو قیمتاً ٹکٹ لینے سے مستثنے کر دیا جاوے تو ہرج نہ ہوگا صرف کالج کے طلباء وہ اپنے کالج کے کسی پروفیسر کا سارٹیفکٹ پیش کر دیں۔

*آخر میں میں احمدی قوم کو یہ بشارت سنانی چاہتا ہوں کہ ہمارے سید و مولا آقا امام ہمام علیہ السلام نے بھی بعض سخت مخالف اور دشمنان سلسلہ کی استدعا اور حمیت و حمایت اسلام کے خیال سے اراوہ فرمایا ہے کہ اگر صحت اچھی رہی تو انشاء اللہ العزیز اس تقریب کے لئے ایک تحریر مضمون مقررہ پر لکھیں گے۔ جسکو غالباً ہمارے سلسلہ کے درخشندہ رتن حضرت مولوی محمد علی صاحب پڑہیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے مولویصاحب موصوف کی مدد کرے اور اعلاے کلمۃ الحق کے واسطے ان کے وجود کو ممتاز فرمائے اس وقت خود مولویصاحب کی صحت بھی نصیب اعدا اچھی نہیں تاہم وہ خدمت دین اور احیاء ملت کے لئے اپنی صحت کی بھی پروا نہیں کرتے۔

امید کیجاتی ہے کہ حضرت اقدس کا مضمون ۳ یا ۴ دسمبر ۱۹۰۷ء کی شام کو پڑہا جاوے۔ صحیح اور یقینی رائے آیندہ اشاعت میں درج ہو سکے گی۔ انجمن احمدیہ لاہور کو بجائے خود ایسے موقع پر اپنے احباب کی آمد کا متوقع رہنا نامناسب نہ ہوگا۔ اس لئے ان کے فروکش ہونے کے لئے امید ہے وہ مناسب انتظام زیر نظر رکھے گی۔ جو لوگ جانا چاہیں وہ سکرٹری انجمن احمدیہ لاہور کو اطلاع دیں [illegible]

دار الامان کا ہفتہ

۱- حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اہل بیت کی صحت کی خبر خدا تعالےٰ کے فضل سے قوم کے لئے مژدہ راحت افزا ہے
۲- بزرگان ملت صحت و عافیت سے خدمت دین میں مصروف ہیں۔
۳- بعض ضروری کاموں کے انصرام کیوجہ سے حضرت مولوی محمد علی صاحب جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان نے ڈیڑہ ماہ کی رخصت بہ حیثیت سکرٹری لی ہے حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب آپکی جگہ کام کریں گے۔ اور چھ سال کی لگاتار محنت کے بعد ایڈیٹر ریویو کی حیثیت سے تین ماہ کی رخصت مولانا ممدوح نے لی ہے

* نوٹ۔ سکرٹری آریہ سماج لاہور نے بھی دعوت کی تھی۔ ایڈیٹر۔

ہندوستان میں خیرات کا مسئلہ

اس میں شک نہیں ہے کہ ہندوستان میں مسئلہ خیرات نہایت ہی ضروری اصلاح طلب ہے کیونکہ آج کل اس ملک کی قریباً تمام خیرات ٹھیک طور پر استعمال نہیں ہوتی اگرچہ ہندو اور مسلمان ہر دو اصحاب کی مذہبی کتابوں میں خیرات کے متعلق بہت ہی ٹھیک قاعدے واضح طور پر بیان کئے گئے ہیں مگر ملک میں عام جہالت پھیلی ہوئی ہونے کے باعث لوگ مذہبی اصولوں سے بھی ناواقف ہیں۔ اور اس لئے ہم سوشل پولٹیکل اور تمدنی برائیوں میں پھنسکر افلاس اور جہالت کا شکار ہو رہے ہیں۔ اگرچہ اس ملک کے لوگ دیگر مہذب اور تعلیم یافتہ قوموں اور ملکوں کی نسبت زیادہ فیاض اور رحم دل ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ ہماری قومی فیاضی اور خیرات ٹھیک طور پر ان طریقوں میں استعمال نہیں کی جاتی جن سے قومی ترقی اور بہبودی بڑھے یورپ امریکہ اور جاپان جیسے مہذب اور آزاد ممالک میں لوگ اپنی خیرات اور فیاضی کو تعلیم کی ترقی کی طرف اور ان لوگوں کی امداد کی طرف مائل کرتے ہیں۔ جو اپنی معذوری کے باعث خود دیانتداری سے نہیں کما سکتے۔ مثلاً قومی مدرسوں۔ کالجوں۔ اور یونیورسٹیوں کے قیام یتیموں اور محتاج خانوں کی پرورش میں فیاض لوگ اپنی خیرات کو صرف کرتے ہیں۔ اور نیز ان مہذب قوموں میں اس بات کی بڑی پابندی ہے کہ ملک میں سستی یا جہالت نہ پھیلے۔ اس لئے انھوں نے دو قاعدے قانوناً باندھ رکھے ہیں۔ اول تو تعلیم ان مہذب ممالک میں لازمی ہے اور ابتدائی تعلیم مفت دیجاتی ہے۔ ان مہذب ممالک کی گورنمنٹیں اپنے تمام لوگوں کو علم کی روشنی سے بے بہرہ رکھنا ایک گناہ کبیرہ سمجھتی ہیں کیونکہ بغیر تعلیم کے نہ لوگ مذہبی پابندیوں کو جان سکتے ہیں اور نہ ملکی و قومی ترقی کے وسایل سے واقف ہو سکتے ہیں۔ بلکہ وہ اس مصرع کے پورے مصداق ہوتے ہیں کہ ؏ بے علم نتواں خدا را شناخت۔ اس لئے ان ممالک میں ابتدائی تعلیم بالکل مفت ہونے کے علاوہ لازمی بھی ہے۔ یعنے ہر ایک بچے کو سولہ برس تک ضرور ہی حسب الحکم سرکار تعلیم حاصل کرنی پڑتی ہے۔ اور اس لئے علم کی روشنی سے وہاں کے لوگ منور ہو کر محب وطن عالم اور ملک و قوم کے خیرخواہ ہوتے ہیں۔ اگر یورپین اقوام دیگر قوموں پر حکومت کر رہی ہیں تو اس کا بڑا بھاری سبب یہی ان کی تعلیمی ترقی ہے نیز انھوں نے اپنے ممالک میں بھیکھ مانگنا بھی جُرم قرار دے رکھا ہے۔ کیونکہ بھیکھ مانگنے سے انسان اور قوم سُست بن جاتی ہے یوروپ کے قریباً تمام ممالک میں بھیکھ مانگنا ایک جُرم ہے۔ اور اس لئے کوئی شخص بھی وہاں بھیکھ نہیں مانگ سکتا۔ کیونکہ اس جُرم کی سزا چھ ماہ قید ہے۔ مگر نہایت افسوس کا مقام ہے کہ ہندوستان میں معاملہ بالکل برعکس ہے۔ یہاں نہ تو تعلیم کی ترقی ہے اور نہ بھیکھ مانگنے کی کمی۔ ہندوستان میں تعلیم یافتہ اصحاب بمشکل ۵ فی صدی ہوں گے۔ اور باقی ۹۵ فی صدی لوگ جاہل اور علم کی روشنی سے بے بہرہ ہیں اس لئے وہ حیوانوں جیسی زندگی بسر کر رہے ہیں یعنے نہ تو اُن کو ملک اور قوم کی حالت اور اس کی ضرورتوں سے واقفیت ہے اور نہ اس کی بہبودی اور ترقی میں کوئی دلچسپی۔

ہندوستان میں بھیکھ مانگنے کی حالت یہ ہے کہ پچھلی مردم شماری ۱۹۰۱ء کے مطابق اس ملک میں ۵۲ لاکھ آدمی ایسے دکھائے گئے ہیں جو صرف بھیکھ پر گذارہ کرتے ہیں اور اگر چار روپے ماہوار بھی ایک آدمی کی خوراک اور پوشاک وغیرہ میں خرچ ہو تو ہندوستان کو صرف ان بھیکھ منگوں کی پرورش میں قریباً ۲۵ کروڑ روپیہ سالانہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اگر محتاج و مسکین لوگ یعنے یتیم اندھے لنگڑے لولے اور بیمار بھیکھ مانگیں تو اتنا قابل اعتراض نہیں مگر آج کل کے بھک منگوں میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو جوان اور مضبوط ہیں مگر دیانتداری سے کما کر کھانے اور محنت کرنے سے جی چُراتے ہیں اور چونکہ ان مضبوط اور جوان لوگوں کو مفت میں بغیر محنت اور مشقت کے تمام ضروریات انسانی صرف بھیکھ مانگنے سے میسر ہو جاتی ہیں اس لئے یہ بالکل سُست و آرام طلب ہو کر ملک اور قوم کے لئے ایک بڑا بھاری بوجھ بن گئے ہیں جسکا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ جو لوگ اصلی خیرات کے مستحق تھے وہ خیرات سے محروم ہو رہے ہیں یعنے قومی مدرسے اور کالج اور محتاج خانے اور یتیم خانے کافی امداد نہ ملنے سے بہت ہی بُری حالت میں ہیں اس میں شک نہیں کہ ہندوستان میں بھیکھ مانگنے والوں کی بڑی بھاری تعداد ہونے کا یہ بھی باعث ہے کہ لوگوں کو دیانتداری سے کمانے کے ذرائع اور وسایل بھی پورے میسر نہیں ہیں یعنے ملک کے ہر قسم کے کارخانجات صنعت اور حرفت جن سے لوگ دیانتداری سے کما کر اپنی پرورش کرتے تھے آجکل بالکل معدوم ہو گئے ہیں۔ اور ہم اپنی انسانی ضروریات کے لئے غیر اقوام کے محتاج بن گئے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہر سال اسی ملک سے ایک ارب چھبیس کروڑ روپیہ سالانہ غیر ملکوں۔ جرمنی۔ آسٹریا۔ اٹلی وغیرہ کو چلا جاتا ہے جس سے ہندوستان مفلس ہو گیا ہے اور اسی افلاس کے باعث قحط اور پلیگ یہاں کے مستقل اور بن بُلائے مہمان بن گئے ہیں جن سے ہر سال ۲۰ لاکھ جانیں ضایع ہوتی ہیں۔ اور ان کے یتیم بچے بھی پادریوں کی کوشش سے عیسائی مذہب اختیار کر لیتے ہیں ان تمام برائیوں کا صرف یہی ایک علاج ہے کہ ہم اپنی خیرات اور فیاضی کو صرف قومی مدرسوں اور کالجوں کے قایم کرنے اور ترقی دینے میں صرف کریں جس سے علم کی روشنی ملک کے تمام فرقوں میں پھیلے اور وہ اپنی ضروریات زندگی کے لئے اپنے ملک کی پیداوار یعنے مختلف کارخانہ جات صنعت اور حرفت کی تیار شدہ اشیاء پر منحصر ہوں جس سے نہ صرف ہمارے ملک سے ایک سو چھبیس کروڑ روپیہ ہر سال غیر ممالک کو جانا موقوف ہو جائے۔ بلکہ وہی روپیہ ہندوستان میں نئے نئے کارخانے صنعت و حرفت کے جاری کرنے میں صرف کیا جائے جن میں ہندوستان کے مزدوری پیشہ لوگوں کو دیانتداری سے کمانے کے وسایل میسر ہوں۔ "ہمت مرداں مدد خدا" اس لئے ہمیں ان دونوں ضروری سوشل اصلاحوں کی تکمیل میں کمر ہمت باندھکر مستعد ہو جانا چاہئے۔

(راقم ٹھل رام گنگارام از مقام لاہور۔ مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۰۷ء) رویل

ضرورت دعا

ڈاکٹر محمد صدیق صاحب احمدی وٹرنری ہانگ شان ملک چین اپنے حقیقی بھائی بابو محمد عظیم اللہ صاحب کے دعا صحت کامل کی درخواست کرتے ہیں جو ایک عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ ناظرین سے گذارش ہے کہ وہ بابو صاحب موصوف کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالے صحت کامل عطا فرماوے۔

حقیقت نماز شائع ہو گئی

کتاب حقیقت نماز جس میں خدا کے فضل سے نماز کی حقیقت کو بڑی تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ شایع ہو چکی ہے اس کتاب کا پڑھنا ہر ایک پر ضروری ہے۔ نماز کے کل مسایل کو بڑی وضاحت سے بیان کرنے کے علاوہ حضرت اقدس کے دعاوی پر بھی ضمناً بحث کی ہے اور جیسا کہ اس سے قبل مکمل فہرست الحکم مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۷ء میں بطور ضمیمہ شایع کر چکا ہوں۔ آخری پارے کی چند سورتوں کی تفسیر بھی درج کی گئی ہے۔ کتاب کی قیمت بلحاظ اس کی خوبیوں کے کم ہے یعنے مع محصول ڈاک ۱۲ اور علاوہ محصول صرف ایک روپیہ۔ درخواست ذیل کے پتہ پر آنی چاہئے۔

شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان دارالامان

اشتہار مظہر الاسرار

مبلغ ۲۰ روپیہ انعام عام

بنام علماء مخالفین احمدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی جعلنا من امۃ محمدؐ نبی اخر الزمان × وجعلنا من اھل السنۃ والجماعۃ بالفضل والاحسان وابعدنا عن الرفض والتشیع والطغیان × وحفظنا عن الاعتزال والالحاد والمیلان والصلوٰۃ والسلام علی من ارسلہ الی کافۃ الناس لتبلیغ الاحکام القراٰن ÷ وعلی آلہ واصحابہ الذین قمعوا عرق الملحدین والمبتدعین بالسیوف والسنان ÷

فاما بعد چونکہ آجکل ہمارے بعض ناعاقبت اندیش فتنہ پسند علماء عوام کو ہمارے برخلاف اکسانے میں روز بروز ترقی کر رہے ہیں اور انکی اس مخالفت کا اصل سبب صرف یہی ایک بات ہے - کہ ہم فرقہ احمدی (محمدی) از روے قرآن شریف اور قدیم سنت اللہ کے وفات مسیحؑ کے قائل ہیں - اور بشارت وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحٰت لیستخلفنھم فی الارض.... الخ (سورہ نور) - اور حدیث بنزول فیکم ابن مریم (الی) کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم اور حدیث ان اللہ یبعث علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا دیکھو مشکوٰۃ) کا مصداق ایک امتی محمدی کو قرار دیتے ہیں - اور ہمارے مخالفین فرقہ حنفیہ وہابیہ حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ بجسم عنصری الآن کما کان موجود علی السماء یقین کرتے ہیں - مگر اب تک معلوم نہیں ہوا کہ ان لوگوں کے عقاید کی بنیاد کس چیز پر ہے - اگر کتب قصص و روایات اہل کتاب ہیں تو پھر ان سے ہمیں کوئی شکایت نہیں کیونکہ اہل کتاب اہل قرآن کی مخالفت اس سے بیشتر بھی کرتے رہے ہیں - اور اب بھی کرتے ہیں - اور اگر ان کے عقاید کی بنیاد آیت بینات قرآن کریم ہیں - تو پھر براہ عنایت حیات مسیح قرآن شریف سے بپابندی شرائط ذیل ثابت کریں - اور مبلغ بیس ۲۰ روپے انعام لے لیں - اگر مثبتین کئی صاحب ہوں تو یہ انعام باہم تقسیم کر سکتے ہیں - شرائط یہ ہیں :-

(۱) خداوند تعالےٰ فرماتا ہے ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا ۰ اور حدیث شریف میں آیا ہے وعن عمرو بن شعیبؓ عن ابیہ عن جدہ قال سمع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوما یتدارؤن فی القراٰن فقال انما ھلک من کان قبلکم بھذا ضربوا کتٰب اللہ بعضہ ببعض وانما نزل کتٰب اللہ یصدق بعضہ بعضا فلا تکذبوا بعضہ ببعض فما علمتم منہ فقولوا وما جھلتم فکلوہ الی عالمہ رواہ احمد وابن ماجہ - دیکھو مشکوٰۃ باب العلم - اب اس آیۃ اور حدیث نبویہ سے یہ ثابت ہوا کہ کسی آیت کے ایسے معنی کرنے جائز نہیں ہیں جس سے تعارض بین الآیات واقع ہو - اس لئے مدعیان حیات مسیح علیہ السلام صرف قرآن شریف ہی سے کوئی ایسی آیت پیش کریں جس سے حیات مسیحؑ بجسم عنصری علی السماء ثابت ہو جائے - اور یہ آیت کسی دوسری آیت قرآن کے خلاف بھی نہ ہو ÷

(۲) چونکہ بنیاد عقاید یقینیات ہیں نہ ظنیات - اس لئے اس بحث میں بجز آیات بینات اور کچھ پیش نہ کرنا چاہئے - کیونکہ تفاسیر اور کتب احادیث میں فریقین کے لئے روایات بکثرت موجود ہیں - جن سے فیصلہ مشکل ہے - صرف قرآن شریف سے ہی حیات مسیحؑ ثابت کرکے انعام مذکورہ حاصل کرکے اپنی صداقت کا ثبوت دیدیں ÷

بالآخر یہ عرض ہے کہ جس صاحب کو یہ اشتہار مسمی بہ مظہر الاسرار پہنچے - وہ اپنے گاؤں یا شہر کے مولوی مفتی - قاضی صاحب کو اسکے جواب لکھنے پر آمادہ کریں - اگر وہ جواب باصواب سے کسی حیلہ وبہانہ سے پہلو تہی کریں تو پھر انکو یہ نصیحت کریں کہ وہ آیندہ فرقہ احمدی (محمدی) کی تکفیر اور بدگوئی اور عداوت سے باز آجاویں - اور یہ بھی یاد رہے کہ اس کا جواب تحریری دینا ہوگا - زبانی ہرگز قبول نہ کیا جاویگا - فقط (نوٹ) جو کوئی اشتہار ہذا کا کچھ جواب لکھے اس کی ایک کاپی میرے نام ارسال فرماویں تاکید اً تاکید

المشتہر

محمد یمین احمدی از مقام دانتہ ڈاکخانہ مانسہرہ ضلع ہزارہ (مورخہ ۹ - اکتوبر ۱۹۰۷ء)

اگر بپابندی شرائط بالا کسی نے جواب تحریری دیا تو مبلغ عہ۵ روپیہ میری طرف سے ملیگا - راقم شاہ ولی خان مدرس مدرسہ دانتہ ÷

تاریخ تولد مولود مسعود سید قمر الزمان سلمہ الرحمٰن

مورخہ ۱ ستمبر ۱۹۰۷ء کو بعد نماز صبح اور پھر آخیری ہفتہ ماہ جولائی ۱۹۰۷ء میں ایک شخص کے پاس ایک خوبصورت چیت چالاک لڑکا دیکھا میں نے اس شخص سے پوچھا یہ لڑکا کون ہے اس نے جواب میں کہا کہ یہ سید سرور شاہ صاحب کا لڑکا ہے - پھر میں نے پوچھا اسکا نام کیا ہے اس نے کہا اسکا نام ہے سید قمر الزمان - ایسا ہی دو تین دفعہ محمد ایوب شاہ فرزند کلاں سید محمد سرور شاہ صاحب نے اس کو دیکھا - آخر خداوند تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے مورخہ ۶ - اکتوبر ۱۹۰۷ء بعد نماز عصر سید قمر الزمان سلمہ الرحمٰن صاحب تولد ہوئے اور جیسے خوابوں میں دکھائی دے چکے تھے ویسا ہی پائے گئے الحمد رب السموٰت ورب الارض رب العالمین ولہ الکبریاء فی السموات والارض وھو العزیز الحکیم - پس خداتعالےٰ کی اس عنایت کے شکریہ میں چند نسخے رسالہ عصمت انبیاء اور رسالہ دافع البلاء کے للہ تقسیم کئے جاتے ہیں - غریب احمدی بھائی صرف محصول ڈاک بھیجکر مفت منگوالیں اور اس مولود مسعود کی سلامتی فی الدارین کیلئے دعا فرماویں - امید کہ سید قمر الزمان کے ماموں صاحبان بھی خداتعالےٰ کی اس عنایت کے بدلہ میں کچھ تبلیغ الاسلام میں حصہ لینگے فقط

محمد یمین احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ دانتہ ضلع ہزارہ (مورخہ ۱۵ - نومبر ۱۹۰۷ء)

حضرت مسیح موعود کی ایک تازہ تحریر

الہام کی فلاسفی

اپنی جماعت کے ایک دوست نے اپنے بعض الہامات اور پھر انہیں ایک وقت شیطانی دخل کا اور اپنی خوابوں اور مکاشفات کا ذکر کرتے ہوئے ایک تحریر حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں بھیجی جس کے جواب میں حضرت اقدس نے ان کو ایک خط لکھا ہے جس میں وضاحت کے ساتھ حضور نے بیان فرمایا ہے۔ کہ سچا الہام کن لوگوں کو ہو سکتا ہے۔ عام فائدہ کے واسطے وہ خط شایع کیا جاتا ہے۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے یہ تمام خط پڑھ لیا ہے۔ میں اس بات سے انکار نہیں کرتا۔ کہ انسان مکالمات الٰہیہ سے مشرف ہو سکتا ہے ہاں میں یہ کہتا ہوں کہ یہ بڑا مشکل امر ہے۔ جبتک انسان فنا کی حالت تک نہ پہونچے۔ اور وہ خدا کی سخت آزمایشوں کے وقت صادق نہ ٹھہرے اور کئی موتیں اسپر وارد نہ ہوں اور کئی قسم کی تلخیاں خدا کی راہ میں نہ اٹھاوے اور جبتک کہ ہر ایک قسم کی نفس پرستی اور عجب یا شہرت کی خواہش اس سے دور نہ ہو اور جب تک کہ سچی تبدیلی اس میں پیدا نہ ہو اور جب تک کہ خدا کی رضا جوئی کے نیچے ایسا محو نہ ہو۔ کہ کچھ بھی نہ رہے اور جب تک کہ وہ خدا کو وہ استقامت نہ دکھاوے کہ بارش کیطرح اُسپر بلائیں برسیں اور وہ صابر رہے اور جب تک کہ اس کا حقیقی تعلق خدا سے نہ ہو جاوے۔ کہ تمام نفسانی پر وبال جھڑ جائیں اور تمام سفلی خواہشیں جل جاویں اور جبتک کہ نفس لوامہ کا جنگ ختم نہ ہو جاوے اور جب تک یہ آگ اس میں پیدا نہ ہو۔ کہ وہ خدا کی رضا کو اپنی تمام اور کامل مراد بناوے اور دوسری تمام مرادیں اور حقیقت معدوم ہو جاویں اور جب تک ایک تپش اور خلش لازمی طور پر خدا کی محبت میں اس کے سینے میں پیدا نہ ہو جائے اور جب تک کہ وہ درحقیقت خدا کے لئے ذبح نہ ہو جائے اور جب تک کہ اوس کی ہستی پر ایک بھاری انقلاب نہ آوے اور جب تک کہ وہ خدا کے مقابل پر سخت امتحانوں کے وقت اور اس کے جلال ظاہر کرنے کے لئے ہر ایک لحظہ میں اور ہر ایک حالت میں فدا ہونے کے لئے طیار نہ ہو اور جبتک کہ ریا کی تمام جڑیں اور عجب کی تمام جڑیں اور نفسانی غضب کی تمام جڑیں اور نفسانی حسد کی تمام جڑیں اور نفسانی خودنمائی کی تمام جڑیں اس کے دل سے بکلی دور نہ ہو جاویں اور جبتک کہ خدا کی ہیبت ایسے زور سے اُسپر اثر نہ کرے کہ دوسرے تمام وجود ایک مرے ہوئے کیڑے کیطرح محسوس ہوں نہ انکی ستایش سے خوش ہو نہ انکی مذمت سے رنج پہونچے اور جب تک کہ ایک سچی اور پاک قربانی اپنے تمام وجود اور تمام قوتوں کی خدا کے سامنے پیش نہ کرے اور جبتک کہ نہ معمولی روح سے بلکہ اس کے ساتھ زندہ ہو اور جب تک کہ اس کے لئے ہر ایک بلا ہی اپنے ہاتھ سے کرنے کے لئے طیار نہ ہو اور جب تک سچی اور کامل محبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس میں پیدا نہ ہو اور جب تک کہ وہ سچے اور کامل طور پر اعلاء کلمۃ الاسلام پر عاشق نہ ہو تب تک ہرگز ہرگز مکالمات الٰہیہ سے مشرف نہیں ہو سکتا اسی کیطرف خدا تعالیٰ نے ان دو مختصر لفظوں میں اشارہ فرمایا ہے قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا۔ ایسے لوگونکی دماغی بناوٹ بھی ایک خاص ہوتی ہے۔ جسقدر اُنپر غم پڑتے ہیں اور جسقدر وہ متواتر نہایت سنگین امتحانوں کے ساتھ آزمائے جاتے ہیں اور ایک لمبا سلسلہ ناکامی کا دیکھنا پڑتا ہے اور کسی شخص کا دل اور دماغ ایسا نہیں ہوتا۔ اور اگر اُن کے مسلسل غموں میں سے کچھ تھوڑا غم بھی دوسرے پر پڑے تو وہ مرجاتا ہے اور یا دیوانہ ہو جاتا ہے۔ پس مکالمات الٰہیہ کی اپنے نفس سے خواہش نہیں ظاہر کرنی چاہیے خواہش کرنے کے وقت شیطان کو موقع ملتا ہے اور ہلاک کرنا چاہتا ہے بلکہ اپنا مدعا اور مقصود ہمیشہ یہ ہونا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کی مرضی کیموافق تزکیۂ نفس حاصل ہو اور اسکی مرضی کے موافق تقوےٰ حاصل ہو اور کچھ ایسے اعمال حسنہ میسر آجاویں کہ وہ راضی ہو جائے۔ پس جس وقت وہ راضی ہوگا تب اُس وقت ایسے شخص کو اپنے مکالمات سے مشرف کرنا اگر اسکی حکمت اور مصلحت تقاضا کرے گی۔ تو وہ خود عطا کر دے گا اصل مقصود اس کو ہرگز نہیں ٹھہرانا چاہیئے کہ یہی ہلاکت کی جڑ ہے بلکہ اصل مقصود یہی ہونا چاہیئے کہ قرآن شریف کی تعلیم کے موافق احکام الٰہی پر پابندی نصیب ہو اور تزکیۂ نفس حاصل ہو اور خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت دل میں بیٹھ جائے اور گناہ سے نفرت ہو خدا تعالیٰ نے یہی یہی دعا سکھائی ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ پس اسجگہ خدا نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ تم یہ دعا کرو کہ ہمیں الہام ہو۔ بلکہ یہ فرمایا ہے کہ تم یہ دعا کرو۔ کہ راہ راست ہمیں نصیب ہو۔ ان لوگوں کی راہ جو آخر کار خدا تعالیٰ کے انعام سے مشرف ہو گئے۔ بندہ کو اس سے کیا مطلب ہے کہ وہ الہام کا خواہشمند ہو اور نہ بندہ کی اس میں کچھ فضیلت ہے۔ بلکہ یہ تو خدا تعالیٰ کا فعل ہے نہ بندہ کا عمل صالح تا اسپر اجر کی توقع ہو اور پھر جبکہ انسان کے ساتھ یہ آفتیں بھی لگی ہوئی ہیں۔ کہ کبھی حدیث النفس میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اسی کو الہام سمجھنے لگتا ہے اور کبھی شیطان کے پنجہ میں پھنس جاتا ہے اور اسی کو الہام سمجھنے لگتا ہے۔ پس کسقدر یہ خطرناک راہ ہے۔ بغیر خدا کی زبردست شہادتوں کے ایسے الہام کب قبول کے لائق ہیں۔ سخت بدقسمت وہ لوگ ہوتے ہیں کہ کبھی اپنی حالت کا مطالعہ نہیں کرتے کہ کن کن باتوں میں وہ خدا کے نزدیک پاس یافتہ ٹھہر سکتے ہیں اور کن کن آزمایشوں کے بعد ان کا صدق خدا کے نزدیک ثابت ہو سکتا ہے۔ ان سخت گھاٹیوں کے طے کرنے سے پہلے ہی الہام کے خواہشمند ہو جاتے ہیں اس سے پرہیز کرنا چاہیئے اور توبہ اور استغفار میں مشغول ہونا چاہیئے۔ الہام بغیر پورے تقوےٰ اور پوری جاں فشانی اور پوری محویت کے ٹھیکرا ہے۔ اور سخت خطرناک اور زہر قاتل ہے۔ انسان جس سے قریب ہوتا ہے اسی کی آواز سنتا ہے۔ پس پہلے خدا سے قریب ہو جاؤ اور شیطان سے دور۔ تا خدا کی آواز سنو۔

خاکسار مرزا غلام احمد" (بدر)

تجارتی کمپنی

منشی غلام محمد صاحب پھلواری نے ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۸ء کے بدر میں "احمدی قوم کا اخباری اور تجارتی پہلو" کے عنوان سے ایک چھوٹا سا مضمون لکھا تھا اور اس معاملہ پر انھوں نے مجھے بھی متوجہ کیا تھا۔ پھر بذریعہ تاکیدی خطوط بھی انھوں نے مجھ سے خواہش کی کہ کیوں میں اس مضمون پر اپنی رائے کا اظہار نہیں کرتا۔

میں نے اس مضمون کے تمام پہلوؤں پر غور کیا ہے۔ تجارت فی نفسہ ایک عمدہ اور مفید پیشہ ہے اور حضرت حکیم الامۃ علی العموم فرمایا کرتے ہیں کہ قرآن کریم میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تجارت کو زراعت پر بھی فضیلت حاصل ہے۔ لیکن ایک مشترکہ سرمایہ سے کوئی کمپنی قائم کرکے کام کرنا جس قدر مفید اور نفع بخش ہے اُسی قدر اس میں مشکلات اور دقتیں ہیں۔

مشترکہ سرمایوں سے کام کرنیوالوں کی کامیابیاں اگر اصول تجارت کو ہاتھ سے نہ دیا جاوے تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یقینی ہوتی ہیں۔ اور ہمسایہ قوموں نے تجارتی رنگ میں جس قدر ترقی کی ہے وہ بھی ایک نمایاں بات ہے۔

تجارت کے مختلف شعبوں کو چھوڑ کر اگر صرف طبع کُتب ہی کے شعبہ کو لیا جاوے تو یہ نہایت مفید اور مُبارک ہے مسلمانوں کے لئے اس سلسلہ میں ایسا میدان وسیع ہے کہ اگر چند متمول اور سرمایہ دار ملکر یہ کام کرنا چاہیں اور دیانت امانت۔ استقلال ہمت صبر اور محنت کو ہاتھ میں لیکر کام کریں تو ہم خرما و ہم ثواب معقول منافع کے علاوہ دینی خدمت بھی ہو سکتی ہے۔ اور اس زمانہ میں جبکہ اشاعت کتب اور ذرائع اشاعت کی سہولت ہوگئی ہے یہ تجارت بہت مفید ثابت ہوئی ہے منشی نول کشور آنجہانی نے اسلامی کُتب کی اشاعت اور طبع سے جس قدر فایدہ پہنچایا اور خود اُٹھایا وہ کوئی چھپی ہوئی بات نہیں ہے اور اور ہندو یا مسلمان قوموں نے جہاں جہاں تجارت کتب کے کام کو وسیع پیمانہ پر اپنے ہاتھ میں لیا ہے خدا تعالیٰ نے اُن کے کاروبار میں برکت دی ہے اور اجتماعی قوت بہرحال انفرادی طاقت سے بڑھکر ہوا کرتی ہے مگر مشترکہ سرمایوں سے کام کرنے میں جہاں دوسرے اصول تجارت کی پابندی کی ضرورت ہے وہاں اعتبار۔ حسن ظن ایک فریق کی طرف سے اور ایثار اور مروت دوسرے کی طرف سے ہونی لازمی ہے۔

چونکہ ابھی تک ہم لوگ اس مقام تک نہیں پہنچے اس لئے مشترکہ سرمایوں سے کام کرنے کی روح بھی ہم میں پیدا نہیں ہوئی۔ اور بعض اوقات ناتجربہ کاری اور جلد بازی بھی نقصان پہنچاتی ہے جبکہ سرمایہ دار سرمایہ لگا کر چند ہی روز میں بہت بڑے فایدہ اور نفع کا متمنی ہو جاتا ہے بحالیکہ ایسے امور میں ایک وقت تک انتظار کرنا پڑتا ہے پس منشی غلام محمد صاحب اگر ایسے اشخاص سے آگاہ اور واقف ہیں جو نہایت حوصلہ اور بُردباری کے ساتھ اپنا سرمایہ تجارت میں ملکر لگانا چاہتے ہوں تو اُن کے لئے مُبارک ہے وہ اپنی ذمہ واری پر یا کسی ایسے شخص کی ذمہ واری پر جس کی دیانت اور امانت پر اُنھیں پورا اطمینان ہو یا اطمینان کرنے کے قوی وجوہات ہوں کوئی کام شروع کر سکتے ہیں۔

اگر کوئی ایسا انتظام منشی غلام محمد صاحب کر سکتے ہوں تو سب سے پہلا آدمی جو ان کو اس مقصد میں اپنی ذمہ واری کے بوجھ سے الگ رہکر مدد دینے کو طیار ہو سکتا ہے وہ میں ہوں۔

بارہا میرے دل میں یہ خیال آیا ہے اور اس خیال نے مجھے مضطرب کیا ہے کہ ہر چند الحکم ایک قومی اخبار سمجھا جاتا ہے مگر اس کا تعلق فی الحقیقت میری شخصیت اور ذات سے وابستہ ہے۔ اور کسی قومی کام کا فرد واحد کے وجود سے وابستہ ہونا کسی حالت اور صورت میں خطرہ سے خالی نہیں ہو سکتا اس کی موت فوت بیماری غیر حاضری وغیرہ امور کا اثر اس پر ضرور پڑتا ہے۔ اس لئے کیا اچھا ہوتا اگر کوئی ایسی صورت ہوتی کہ وہ ایک شخص کی ملکیت سے نکل کر بہت سے مالکوں کی ملکیت میں ہوتا جن میں سے ہر ایک اپنے ذاتی تعلق کی وجہ سے اس کی بہتری اور ترقی کی سعی کرتا۔

اور ایک شخص جو اس کی مینجری۔ ایڈیٹری اور مالکیت کے بکھیڑوں میں رہ کر بہت تھوڑا وقت اس کی بہتری اور بھلائی کے لئے دے سکتا ہے شاید کسی ایک حصہ میں خود بہ حیثیت مینجر یا ایڈیٹر کام کرتا اور اسی پہلو سے اس کو خدا کے فضل سے عمدہ پیمانہ پر لیجا سکتا ہے مگر جب اسے سارے بکھیڑے خود ہی کرنے ہوں تو سمجھ میں آ سکتا ہے کس قدر نقص اس میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ بہرحال میں دل سے چاہتا ہوں کہ ایسے لوگ پیدا ہوں جو قومی ضرورتوں کا احساس قومی رنگ میں کریں۔

تالیف اور طبع کُتب کا میدان جیسا میں اوپر عرض کر چکا ہوں بہت وسیع ہے اگر چند آدمی مل کر اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیں تو یہ صیغہ انشاء اللہ مفید ہو سکتا ہے۔

اسلامی دینی کُتب کا سلسلہ خاص اشاعت چاہتا ہے خود قرآن مجید کی اشاعت ایک اہم کام ہے اور یہ نہایت ہی بابرکت کام ہے جس شخص نے اس مقدس کتاب کی اشاعت کا اہتمام اپنے ہاتھ میں لیا ہے خدا تعالیٰ نے اس کو ضایع نہیں کیا۔ ایسا ہی کتب احادیث کی اشاعت وسیع کام ہے۔ اور خود حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تالیفات کی اشاعت ایک ضروری کام ہے اگر یہ کتابیں نہایت خوشخط اور عمدہ کاغذ پر چھپا کر سستے داموں بیچی جاویں تو اُن کی بڑی اشاعت ہو سکتی ہے مگر یہ سب کام سرمایہ کی ایک معقول تعداد چاہتا ہے۔ مختصر یہ کہ اگر منشی غلام محمد صاحب جیسا کہ اُنھوں نے ظاہر کیا ہے اُکو احباب نے اطمینان بخش خطوط لکھے ہیں اور اس کام میں حوصلہ افزا تحریروں سے کام لیا ہے تو اُن کے لئے مُبارک ہے مگر یہ ضروری امر ہے کہ تمام پہلوؤں کو سوچ کر اس میدان میں قدم رکھنا چاہئے اور ذمہ وار اشخاص کی شمولیت سے کام کرنیکا حوصلہ کرنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی امر موجب فتنہ و ابتلا ہو جس کی برداشت کے لئے اس ابتدائی زمانہ میں ہم طیار نہیں اور خدا نکرے کہ اس قسم کے کسی ابتلا کا ہم نشانہ ہوں۔

اسی مضمون کے ضمن میں ایک نہایت ضروری امر یہ بھی قوم کے سر برآوردہ اشخاص کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ

قرآن مجید کی اشاعت ہے

خدا تعالیٰ نے علمی اور عملی رنگ میں اس سلسلہ کو ممتاز فرمایا ہے اس لئے کہ اس نے اپنا رسول اور برگزیدہ امام اسی قوم میں نازل فرمایا مگر اب تک جو چوتھائی صدی سے زیادہ عرصہ گذرنے کو آیا ہماری جماعت کی طرف سے

قرآن مجید معرّا یا مترجم

بھی چھپا کر شایع نہ ہوا۔ اور اس ضرورت کو ایک سے زیادہ مرتبہ محسوس کیا گیا اشتہار ہوئے۔ کچھ نہ کچھ روپیہ بھی وصول ہوا جو من بعد واپس کیا گیا میں نے باوجود اپنی علمی اور عملی کم بضاعتی کے سب سے پہلے اس ضرورت کو محسوس کرکے اپنی طاقت کے موافق بزرگان ملت کی ہی خوشہ چینی کرکے اس ضرورت کو پورا کرنا چاہا اور تفسیر کے رنگ میں کچھ پیش بھی کیا جس پر ہر طرف سے صدائے حسنت و مرحبا بھی اُٹھی اور آیندہ کام کرنے کے لئے حوصلہ بھی دلایا گیا لیکن وہ کام اس کے بعد بعض مشکلات کی وجہ سے معرض التوا میں آیا۔ پھر مدرسہ تعلیم الاسلام کی مجلس ناظم نے ایک مرتبہ قرآن مجید کا ترجمہ چھاپنے کا اعلان کیا لیکن خدا تعالیٰ کی مشیت اور مرضی یہی تھی کہ یہ کام ابھی معرض التوا میں رہے اس کے بعد میرٹھ سے ہمارے ایک مکرم دوست اور بھائی نے بڑے زور شور سے حکیم الامۃ کے ترجمہ قرآن مجید کا اعلان کیا اور ایک پارہ شایع بھی کیا اگرچہ جس رنگ میں اُنھوں نے اس

پارہ کو شائع کیا وہ اُن کی ناتجربہ کاری کی وجہ سے جس طرز اور تقطیع پر چاہیے تھا نہ نکل سکا۔ تاہم غنیمت تھا مگر پھر اب خاموشی ہے۔

بہرحال یہ کام بہت ضروری ہے اگرچہ یہ آسان کام نہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر متفق سعی سے کیا جاوے تو اللہ تعالیٰ اسے آسان اور بابرکت کر دیگا۔ فی الحال اگر کسی جدید ترجمہ کو نہ بھی شائع کیا جاوے تو میری رائے میں پہلے ترجمہ جو ہو چکے ہیں مثلاً شاہ عبد القادر صاحب یا شاہ رفیع الدین صاحب کا ترجمہ ان میں سے کوئی ایک ترجمہ ساتھ دیا جاوے اور اُن مقامات پر جن کی حقیقت اللہ تعالیٰ نے ہمارے امام کے ذریعہ کھولی ہے مختصر نوٹ دے دئے جاویں اور نہایت خوشخط اور صاف ایک حمایل چھاپ دی جاوے ایسا ہی اسکے شروع میں ایک محنت سے طیار کی ہوئی فہرست ہو جو اپنے مقاصد کو مدنظر رکھکر بنائی جاوے اس قسم کی حمایل بہت مفید اور بابرکت ہو سکتی ہے انشاء اللہ العزیز اور اگر یہاں قادیان ہی میں اس کے چھاپنے کا بھی انتظام ہو تو مجھے یقین ہے کہ حضرت حکیم الامۃ کا ترجمہ بھی چھپ سکتا ہے

حضرت حکیم الامۃ ترجمہ کر چکے ہوئے ہیں۔ یہ کام ایک زرِ خطیر کو چاہتا ہے میرے ہاتھ میں اس وقت نہیں ورنہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے توفیق پاکر اسے ضرور شروع کر دیتا اس کے لئے یک مشت روپیہ کی حاجت ہے تاکہ یکدم ایک ہی قسم کا کاغذ خرید لیا جاوے۔ اور ایک عمدہ اور اعلیٰ خوشنویس کی خدمات لی جاویں یہ لوگ معقول پیشگی لئے بغیر کام نہیں کرتے۔ ایسا ہی دو تین مصحح ہوں اس طرح پر ایک معقول تنخواہ کا عملہ اس مطلب کے لئے رکھنا پڑتا ہے اگر صرف خریداران الحکم ہی توجہ کریں اور وہ زیادہ نہیں چار چار روپیہ اس کے لئے جمع کرا دیں تو یہ حمایل چھپ سکتی ہے یا کوئی سرمایہ دار اپنے طور پر یہاں یہ کام شروع کر دے۔ میں انکو اس کام میں انشاء اللہ مدد دے سکوں گا۔ اس ضرورت کو محسوس کرنے والے بہت سے دل پیدا ہوں۔ اور خدا تعالیٰ خود توفیق دے۔ آمین۔ آخر میں حضرت امامؑ کے اس شعر پر اسکو ختم کر دیتا ہوں

اے بے خبر بخدمتِ فرقان کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

ضروری اطلاع

خریداران الحکم کو حسب معمول سابق ۱۰ ڈسمبر سنہ ۱۹۰۷ء کا پرچہ بقایا اور سنہ ۱۹۰۸ء کی سالانہ قیمت وصول کرنیکے لئے وی پی کیا جائیگا۔ جو خریدار کسی وجہ سے ۱۰ ڈسمبر کا الحکم وی پی وصول نہ کر سکتے ہوں اُن کو ضروری ہے۔ کہ وہ ۸ ڈسمبر تک اطلاع دیں۔ کہ انکے نام کس تاریخ کا الحکم وی پی کیا جائے۔ تاکہ مطبع واپسی وی پی کی زیر باری سے محفوظ رہے۔ یاد رہے کہ اسکے سوا الگ اطلاع اور نہیں کی جاوے گی ——— ایڈیٹر

حضور انور رسول خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین

آپ ہمارے سچے آقا اور عظیم محسن ہیں۔ حضور نے اس دُنیا میں ظہور فرما کے ہم پر وہ وہ احسان کئے ہیں کہ ہم اُنھیں نہیں گنوا سکتے۔ نہ صرف ہمارے باپ دادا بلکہ ہماری صدہا پشتیں حضور کی غلامی کا فخر رکھتی ہیں حضور نے تن تنہا تمام دُنیا میں توحید کا ڈنکا بجا کے ہمارے لئے عالی ہمت بننے اور اپنے ارادہ میں مستقل رہنے کا ایک جیتا جاگتا نمونہ قائم کر دیا ہے۔ حضور کے بازوں میں لاریب زور قضا چھپا ہوا تھا۔ اسی روحانی قوت سے حضور نے اس کرہ ارض کو اپنے ہاتھ میں اُٹھا لیا اور تمام دُنیا کو دکھا دیا کہ خداوند تعالےٰ کے برگزیدہ بندے اور اپنے ارادہ کے پورے ایسے ہوا کرتے ہیں۔

حضور نے ایک ایسی ناہنجار قوم میں زندگی کی روح پھونکی جو ہمیشہ سے مُردہ چلی آتی تھی جس نے نہ کبھی زندگی پائی اور نہ کبھی بنی نوع انسانی میں شمار ہونے کے قابل بنی۔ وحشی۔ ناخدا ترس۔ پانی کے گھونٹ پر صدہا سال جنگ قائم رکھنے والے۔ جاہل۔ قمار باز۔ بُت پرست دختر کش۔ مردم خوار اور درندے انسانوں کو وہ فضیلت بخشی اور اُن کی مذموم عادات ایسی کھوئیں کہ وہ متمدن اقوام بن گئے قدیم مہذب قوموں کے اُستاد ہو گئے۔ حضور نے آناً فاناً میں اُن کی وحشت کو تہذیب سے بدل دیا۔ اور اُن کی جہالت کو علم سے۔ اور بُت پرستی کی جگہ خدا پرستی قائم کر دی۔ حضور انور کے صدقہ سے صدیق جیسے رقیق القلب۔ پاکباز۔ راست گو اور سچے ہمدرد بنی نوع کا ظہور ہوا جن کی اطاعت پر لاکھوں بندگان خدا نے سر جھکا دیا اور فاروق اعظم جیسے شیر خدا۔ جری۔ اولوالعزم۔ مدبر۔ سپاہ سالار اور بارعب انسان بنا دئے جنھوں نے کسریٰ اور قیصر کی قدیم اور زبردست سلطنتوں کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اور جن کے فوجی افسروں نے ایران اور روم کی اُن شایستہ فوجوں کو فاش شکستیں دیں جن کا لوہا تمام دُنیا ہزارہا سال سے مانتی چلی آتی تھی اور جن کی دہشت سے کسی کو دم زدن کا یارا نہ ہوتا تھا۔

حضور کا ایک ایسے خاندان میں ظہور ہوا جو مثل اپنے ہموطنوں کے کم تعلیم یافتہ بُت پرست اور بھوت پریت کی زبردست قوتوں کا قایل تھا جو کعبہ کے بتوں پر قربانی کا جانور چڑھانا اور نیاز نذر ماننا اپنا خاص مذہب تصور کرتا تھا۔ یہ واقعی ایک حیرت انگیز بات تھی کہ حضور ایسے لوگوں میں پرورش پاکر اُن ہی کی آوازیں حضور کے کانوں میں گونجتی رہیں اور اُن ہی میں ہوش سنبھالیں اور مثل عربی بچوں کے جانوروں کے گلہ کو چرائیں۔ بکریوں کا دودھ دوہیں اور پہاڑوں پر سارا سارا دن گذار دیں اور پھر جب حضور انور اپنی ناہنجار قوم سے خطاب کریں تو معلوم ہو کہ قدرت کی آغوش روحانی کا پرورش کیا ہوا اور فطرت کا لاڈلا فرزند بول رہا ہے۔ ایسی ناہنجار قوم کو جو آج تک نہ کسی کی مغلوب ہوئی تھی اور نہ کسی پر غالب حضور نے جزیرہ نمائے عرب سے نکال کے دُنیا کی شائستہ قوموں کے آگے پیش کیا اور وہ ان عربوں کا تمدن اُن کی تہذیب۔ اُن کی آزادی خیال۔ ان کی مذاہب غیر کے ساتھ رواداری دیکھ کے سکتہ میں رہ گئیں۔ اور بخوشی اپنے ممالک کی کُنجیاں اُن کے قدموں پر نثار کر دیں۔

حضور کی مقدس پیدایش ایک ایسے پُرآشوب زمانہ میں ہوئی تھی کہ دُور دُور تک وثنیت پرستی کی تاریکی نے فطرت کے نورانی چہرہ کو چھپا رکھا تھا۔ عربوں کا سوائے مختلف باطل معبودوں کے کوئی سر دھر نہ رہا تھا۔ حضرت موسیٰ کی تعلیم گاؤ خورد ہو چکی تھی۔ توریت کو دیمک لگتی چلی تھی۔ دوسری طرف نصرانیت دم توڑ رہی تھی اور خداوند مسیح کی بھیڑوں میں تن پرست بھیڑئے پیدا ہو کے ان کا نوالہ تمام کر رہے تھے۔